۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۴ ھج
۲۶ ہجرت ۱۳۷۳ ھش
۲۶۔ مئی ۱۹۹۴ء

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی

قدرتِ ثانیہ نمبر
جلد ۴۴ ـ ۷۹ نمبر ۱۱۵
جمعرات

قدرتِ ثانیہ قیامت تک کے لئے ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات

میں جماعت احمدیہ کو مخاطب ہوں جن کی بھاری اکثریت کے متعلق میں جانتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ وہ تقویٰ پر قائم ہیں۔ اس لئے کہ خدا کا سلوک ان سے وہ ہے جو متقیوں سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ خدا کی وہ تائیدات ان کو نصیب ہیں جو متقیوں کو نصیب ہوا کرتی ہیں۔ پس دلوں پر تو میری کوئی نظر نہیں مگر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتیں بتا رہی ہیں کہ وہ متقیوں کی جماعت ہے جس کے ساتھ وہ مسلسل اس قدر کثرت کے ساتھ احسان اور رحمت اور فضلوں کا سلوک فرماتا چلا جارہا ہے۔ پس وہ متقی جو میرے مخاطب ہیں وہ اس بات کو خوب اچھی طرح سمجھ لیں گے کہ درحقیقت حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بعد جس قدرت ثانیہ کو خدا تعالیٰ نے قائم فرمایا وہ قیامت تک کے لئے ہے اور قیامت تک کے لئے غیر منقطع ہے............

پس قیامت تک کے لئے (امامت) سے اپنا دامن اس مضبوطی سے باندھ لیں کہ جیسے عروۂ وثقیٰ پر ہاتھ پڑ گیا ہو۔ جس کا ٹوٹنا مقدر نہیں ہے۔ ہو نہیں سکتا۔ پس آپ اگر (امامت) کے ساتھ رہیں گے تو (امامت) لازماً آپ کے ساتھ رہے گی اور یہی دونوں کا ساتھ ہے۔ جو توحید پر منتج ہو گا۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۷۔ اگست ۱۹۹۳ء)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد | قیمت
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ | چار روپیہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

۲۶۔ ہجرت ۱۳۷۳ ھش ۲۶۔ مئی ۱۹۹۴ء

اللہ تعالیٰ کا فضل اور امام کی اطاعت

ترقی کے سلسلہ میں عام طور پر دن دوگنی رات چوگنی کا محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت کہی جاتی ہے جب ترقی سرعت کے ساتھ ہو رہی ہو۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ جس سرعت کے ساتھ احمدیہ جماعت ترقی کر رہی ہے وہ دن دوگنی رات چوگنی سے کہیں زیادہ ہے۔ ۱۸۸۹ء میں احمدیت ایک شخص کی آواز تھی۔ اب ایک کروڑ سے زیادہ کی آواز بھی ہے اور دل کی دھڑکن بھی۔ ۱۸۸۹ء میں یہ آواز ایک ہلکے سے ارتعاش کے طور پر ایک چھوٹے سے قصبہ سے اٹھی تھی۔ اب یہ آواز دنیا بھر میں پھیل گئی ہے۔ کہاں ایک مقام سے دوسرے مقام تک آواز پہنچانا مشکل تھا کہاں اب ڈیڑھ سو کے قریب ممالک میں ڈش انٹینا ہر روز بارہ گھنٹے یا کم و بیش مصروف کار رہتا ہے اور اس آواز کو گھر گھر میں پہنچاتا ہے۔

یہ باتیں کون سوچ سکتا تھا۔ کسے یہ خیال آسکتا تھا کہ احمدیہ جماعت اس سرعت سے ترقی کرے گی۔ سوائے اس کے جسے خدا تعالیٰ بتائے۔

اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔

اس ساری ترقی میں سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کا ہاتھ ہے۔ اسی کی تقدیروں نے یہ سب کچھ کر دکھایا ہے۔ اور اس کے بعد احمدیہ جماعت کی اپنے امام سے عقیدت، محبت اور اطاعت کا۔ حضرت امام کے قدم سے قدم ملا کر چلنے والی جماعت۔ ان کی ہدایات پر لبیک کہنے والی جماعت۔ ان کے ہر مطالبے کو دل و جان سے پورا کرنے والی جماعت اسی سرعت سے ترقی کا تقاضا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی مخلصانہ محنت اور بے لوث نیت کو ضائع نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت امام جماعت سے عقیدت، محبت اور اطاعت نے یہ سب کچھ کر دکھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل کا بہت سا انحصار ہمارے رویہ پر ہے۔ ہم جیسے بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ ویسا ہی ہم سے سلوک کرے گا۔ اور اس بات کے پیش نظر ہمیں ہر وقت یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بنائے کہ ہم ہمیشہ اس کے فضلوں کے وارث رہیں ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف ہو۔ اور حضرت امام کے ساتھ شانہ بہ شانہ اور قدم بہ قدم چل کر احمدیت کی ترقی کا سامان بنتے رہیں۔

اے خدا تو ہمیں توفیق دے۔ توفیق دے اس بات کی کہ ہم ترے شکر گذار بندے بنیں۔ اور توفیق دے اس بات کی کہ ہم حضرت امام کی ہدایات پر لبیک کہنے والے اور اس پر دل و جان سے عمل کرنے والے ہوں۔

یہی ہماری ترقی۔ سرعت کے ساتھ ترقی۔ کا راز ہے۔

> جو لندن کے کسی محدود سے گوشے میں ہوتی ہیں
> زمیں کے ہر کنارے پر پہنچ جاتی ہیں وہ باتیں
> کسی خطہ میں کوئی وقت ہو احباب سنتے ہیں
> نہ حائل دن کے ہنگامے نہ خواب آور حسیں راتیں
>
> ابوالاقبال

○

ہم جس طرف بھی دیکھیں وہی راستہ بنے
لب پر جو لفظ آئے ہماری دعا بنے

ہم نے ہر ایک شخص کو دیکھا ہے پیار سے
دل میں جو بات آئے وہی رابطہ بنے

مَیلی نظر کسی کی نہ آئی ہمیں نظر
صرصر بھی ہو تو اپنے لئے وہ صبا بنے

چلنا ہمارا ہو گیا پرواز کی طرح
اپنی اڑان کے لئے ہم خود ہُوا بنے

ہم نے ہر ایک لہر سے سیکھا ہے اک سبق
طوفان رہ میں آئے تو وہ رہنما بنے

اس کارواں کی روحِ تسلسل کا ہے کمال
دیوار و کوہسار گرے راستہ بنے

تم نے ہمارا حال نہ پوچھا تو کیا ہوا
تم کب کسی کے واسطے وجہِ شفا بنے

صحراؤں میں سفر کوئی آسان تو نہ تھا
کچھ نقشِ پا تھے ایسے جو مشکل کُشا بنے

کب تک بھٹک بھٹک کے گذارو گے زندگی
دیکھو اک ایسے شخص کو جو ناخدا بنے

لگتا ہے میرے شعر خموشی کا ہیں ثبوت
میں کیا کروں نسیم کہ کوئی صدا بنے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منتخب اشعار

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کرد گار
اے مرے پیارے مرے محسن میرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے باربار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حاجت برار

اے مرے یاریگانہ اے مری جاں کی پنہ
بس ہے تو میرے لئے مجھکو نہیں تجھ بن بکار

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یار غمگسار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

سورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی
جب چاند کو بھی دیکھا تو اس یار سا نہیں

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو
دوزخ ہے یہ مقام یہ بستاں سرا نہیں

لوگوں کے بغضوں سے اور کینوں سے کیا ہوتا ہے
جس کا کوئی بھی نہیں اس کا خدا ہوتا ہے

بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جدا ہوتا ہے

مرتب۔ یوسف سہیل شوق

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی زبان سے

حضرت امام جماعت احمدیہ اول کا تذکرہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے مختلف خطبات میں حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کا جو ذکر فرمایا ہے اس کے چند اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول) سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص کو اپنے باپ کی بہت دولت مل گئی۔ اس نے اپنے دوستوں اور آشناؤں کو بلا کر پوچھا کہ مجھے دولت کو خرچ کرنے کا طریق بتاؤ۔ کسی نے کچھ بتایا کسی نے کچھ۔ لیکن اسے کوئی پسند نہ آیا۔ ایک دن وہ بازار میں سے گزر رہا تھا کہ بزاز کے کپڑے پھاڑنے کی اسے آواز آئی جس کو اس نے بہت پسند کیا۔ اور اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ میرے سامنے کپڑے کے تھان لا کر پھاڑا کرو۔ اس طرح اس نے کپڑے پھڑوانے شروع کئے۔ اور چر چر کی آواز سننے لگا اور ہزارہا روپیہ اس پر خرچ کر دیا۔ تو خرچ کرنے کے لئے تو وہ بھی کہتا تھا کہ کپڑے پھٹنے کی آواز بڑی مزیدار آواز ہے جو کانوں کو بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کیا یہ بھی کوئی خرچ کرنا تھا۔ پس کسی مال کو ناجائز اور فضول طور پر خرچ کرنا کوئی بھی مشکل کام نہیں ہے۔ اگر کسی کے پاس کروڑوں کروڑ روپیہ بھی ہو تو وہ بھی سب کچھ خرچ کر کے کنگال اور نادار بن سکتا ہے اور ایسا اکثر دنیا میں ہوتا ہے۔ ہاں روپیہ کا جائز طور پر اور ٹھکانے پر خرچ کرنا مشکل ہے۔ اور بہت مشکل ہے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الاول (۔) کا یہ قول ہے کہ روپیہ کمان آسان ہے مگر خرچ کرنا بہت مشکل ہے۔ واقعہ میں یہ بہت ہی سچا قول ہے۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۵)

اسراف کرنے والے ۔ے ساتھی پہلے پہلے اسے کوئی ہدایت نہیں کرتے۔ لیکن جب وہ تباہ ہو چکتا ہے تو وہ بھی کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس نے احتیاط نہیں کی۔ ان سے کوئی پوچھے کہ اب جو تم یہ کہتے ہو پہلے اس کے ساتھ کیوں شامل ہوتے تھے۔ ایسی باتوں پر بولنے کی مجھے تو عادت نہیں۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ) الاول (۔) تو عام طور پر کہہ دیا کرتے تھے لیکن میں انتظار کرتا ہوں اور کرنے والے کو کسی رنگ میں سمجھا دیتا ہوں۔ پھر انتظار کرتا ہوں۔ شاید بعض لوگ یہ جانتے ہوں کہ مجھے ان کے حالات کا پتہ نہیں لیکن خدا کے فضل سے مجھے ان کی نسبت اتنا پتہ ہوتا ہے کہ اگر انہیں اس کا پتہ ہو جائے تو حیران رہ جائیں بہت لوگ ہیں جن کی عادتیں جتنی مجھے معلوم ہیں اتنی انہیں خود بھی نہیں۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۷)

خاص مقامات میں دعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ جب دعا کرنے لگے تو ایسے مقام کو چن کر کرے۔ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الاول (۔) کے پاس بھی ایک مصلّیٰ تھا آپ فرماتے تھے کہ میں جب کبھی اس مصلّے پر بیٹھ کر دعا کرتا ہوں۔ خاص طور پر قبول ہو جاتی ہے۔ تو خاص اشیاء میں خاص برکت کی وجہ سے خاص ہی اثر ہوتا ہے۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۲۰۱)

جب مبارک احمد (ابن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی وفات ہوئی تو بعض اشخاص کو اس سے گھبراہٹ ہوئی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب مبارک کا دم نکلا تو حضرت مولوی نور الدین خلیفہ رشید الدین صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وہاں موجود تھے۔ حضرت مولوی صاحب نبض دیکھ رہے تھے۔ آپ نے نبض دیکھتے دیکھتے حضرت صاحب کو کہا (حضرت صاحب) حالت نازک ہے مشک لائیں۔ حضرت صاحب ابھی مشک لائے بھی نہ تھے کہ دم نکل گیا۔ حضرت مولوی صاحب نے چونکہ حضرت صاحب کو مبارک احمد کی بیماری میں خاص محبت اور خاص جوش سے علاج کرتے اور خیال رکھتے دیکھا تھا اس لئے جہاں کھڑے وہیں بیٹھ گئے اور منہ سے کچھ نہ کہہ سکے۔ دوسرے لوگوں نے بھی یہی خیال کیا کہ حضرت صاحب کو اس سے بڑا صدمہ ہو گا۔ لیکن حضرت صاحب کو دیکھو آپ نے جہاں مشک رکھی ہوئی تھی وہیں کارڈ اور لفافے بھی رکھے ہوئے تھے۔ جب آپ نے مبارک احمد کے فوت ہو جانے کے متعلق سنا تو وہیں سے مشک نکالنے کی بجائے کارڈ اور لفافے نکال کر خط لکھنے شروع کر دیئے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۲۳۲۔۲۳۱)

حضرت (امام جماعت احمدیہ) الاول (۔) فرماتے تھے کہ امرتسر میں (۔) ایک شخص تھا اس کو میں نے ایک چونی دی کہ دو آنے کی فلاں چیز لے آؤ اور دو آنے واپس لے آنا۔ جب وہ واپس آیا تو دو آنے کی وہ چیز بھی لے آیا اور چھ آنے بھی لا دیئے۔ میں نے کہا یہ کیا؟ چھ آنے کس طرح لے آئے؟ اس نے کہا۔ میں نے ایک ہندو سے یہ چیز خریدی ہے۔ اور اسی سے یہ پیسے بھی لے آیا ہوں۔ آپ لے لیجئے۔ حضرت مولوی صاحب نے کہا اس نے کس طرح تم کو چھ آنے دے دیئے کہنے لگا میں اس سے خود لایا ہوں وہ کہاں دیتا تھا۔ اس طرح کیا کہ جب میں نے اس سے یہ چیز لے لی اور چونی دے دی تو اس سے ایک ایسی چیز مانگی جو اس نے اندر رکھی ہوئی تھی وہ چونی کو صندوقچی کے اوپر ہی رکھ کر اس کے لینے کے لئے اندر گیا۔ اس کے اندر جانے پر میں نے چونی اٹھا لی۔ جب وہ چیز لے کر واپس آیا تو میں نے ناپسند کر دی اور نہ خریدی اس نے سمجھا کہ میں نے جو چونی لی تھی وہ صندوقچی میں ڈال لی تھی۔ اس لئے اس نے دونی نکال کر مجھے دے دی اور میں لے کر چلا آیا۔ حضرت مولوی صاحب فرماتے تھے میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا؟ یہ تو فریب اور دھوکہ ہے ~~کہنے لگا دوکاندار کافر ہے اور دوکانداروں~~ سے ایسا کر لینا جائز ہے۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۲۶۷)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو بہت سے اسی قسم کے لوگوں نے مانا ہے جو اپنے حلقہ میں خاص عزت و احترام رکھتے تھے۔ مثلاً حضرت مولوی نور الدین صاحب ایک ایسے شخص تھے جن کو تمام ہندوستان میں کم و بیش لوگ خوب جانتے تھے اور آپ کی قابلیت کو تسلیم کئے ہوئے تھے۔ اور خصوصاً آپ علم طب میں ایسے شہرہ آفاق تھے جس کی نظیر نہیں۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۳۴۷)

اگر ہم خدا کے فعل یعنی کائنات' دنیا کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز خدا کی ہستی کی محتاج ہے۔ کوئی ایسی چیز نہیں جو قائم بالذات ہو حضرت (امام جماعت احمدیہ) اول (۔) کو ایک دفعہ رویاء میں لا الہ الا اللہ کے معنی سمجھائے گئے کہ کہ دنیا میں کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اپنے وجود کے قیام کے لئے کسی دوسری چیز کی محتاج نہ ہو۔ مگر خدا ایک ایسی ہستی ہے جو قائم بالذات ہی نہیں بلکہ قیوم بھی ہے۔ یعنی دوسروں کو بھی قائم رکھنے والی ہے۔ پس جو اشیاء اپنے وجود کے قیام کے لئے کسی دوسری چیز کی محتاج ہیں وہ اس بات کی اہل نہیں کہ ان کو خدا یا معبود کہا جائے۔

(خطبات محمود جلد نمبر ۵ ص ۳۷۶)

بعض اوقات ایک بات کو بہت معمولی اور چھوٹا سمجھا جاتا ہے مگر اس کے نتائج بہت خطرناک نکلتے ہیں۔ آپ لوگوں نے سنا ہو گا۔ حضرت مولوی صاحب (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول ۔ ناقل) سنایا کرتے تھے کہ خلافت بغداد کی تباہی کی ابتداء دو شخصوں کی معمولی باتوں سے ہی شروع ہوئی تھی۔ دونوں جا رہے تھے ایک نے دوسرے کو کہا۔ آؤ کباب کھائیں۔ دوسرے نے کہا کباب کیا کھانے ہیں۔ آؤ لڑائی کرائیں۔ چنانچہ انہوں نے شیعوں کے محلہ میں جا کر کہہ دیا کہ سنّی تمہارے متعلق یہ کہہ رہے ہیں۔ اور سنّیوں کے ہاں جا کر شیعوں کی نسبت یہ کہہ دیا۔ اس پر دونوں فریقوں میں لڑائی شروع ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغداد کی خلافت تباہ ہو گئی۔

آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ فتنہ پیدا کرنے والی بات خواہ کتنی چھوٹی ہو زبان سے نہ نکالنی چاہئے۔ نہ مزاقیہ طور پر نہ ہنسی سے۔

(خطبات محمود جلد ۵ ص ۴۰۰)

جنہوں نے تصفیہ حقوق نہیں کیا ہوتا۔ ان کی نسبت وہ لوگ زیادہ مستحق سزا و عقوبت ہوتے ہیں جو حکومت کو مانتے ہوئے پھر اس کے احکام کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت (امام جماعت احمدیہ) اول (۔) ایک راجہ کا قصہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس نے آپ سے کہا مولوی صاحب آپ نے بھی کوئی بت رکھا ہوا ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں راجہ صاحب ہم نے تو کوئی بت نہیں رکھا ہوا ہے۔ اس نے کہا مولوی صاحب کوئی تو ہو گا۔ فرمایا نہیں کوئی بھی نہیں۔ حیران ہو کر کہنے لگا۔ مولوی سچ مچ کوئی بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا راجہ صاحب سچ مچ کوئی نہیں۔ کہنے لگا۔ مولوی صاحب میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اور کوئی بت رکھیں یا نہ رکھیں مگر "درگا" کا ضرور رکھ لیں۔ اس کا رکھنا نہایت ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا راجہ صاحب! ہم تو کسی درگا وغیرہ کے قائل نہیں۔ اور نہ اس کا بت رکھتے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا۔ مولوی صاحب اب میں سمجھا کہ کیوں آپ کو یہ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ آپ تو ان کی حکومت میں ہی نہیں ہیں۔ اس لئے وہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ مگر ہم تو ان کی حکومت میں ہیں۔ اگر ہم ان کے خلاف کریں۔ تو وہ ضرور ہم کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی ہماری ریاست میں رہ کر ہمارے قوانین کے خلاف کرے تو ہم اس کو سزا دے سکتے ہیں۔ مگر جو ریاست کے باہر جا کر ہمارے قوانین کے خلاف کرے ہم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

اس کی یہ بات درست نہیں کیونکہ بت کوئی چیز نہیں ہیں۔ مگر جس اصل کے ماتحت اس نے بیان کی ہے وہ درست ہے۔ کہ جب کوئی کسی کو تسلیم ہی نہیں کرتا اور اس کی حکومت سے ہی باہر ہوتا ہے تو وہ اسے کوئی سزا نہیں دے سکتا مگر جو حکومت کو مانتا ہوا اس کے خلاف کرتا ہے اس کو ضرور سزا دی جاتی ہے۔

(خطبات محمود جلد ۵۔ ص ۴۱۱)

برقی مدہانی، استری، پنکھے، ٹی وی، واشنگ مشین خریدنے کیلئے تشریف لائیں
الفضل الیکٹرک سٹور چوک قلعہ کارلووالہ (سیالکوٹ)
پروپرائیٹر: محمد نواز۔ محمد انور۔ محمد حنیف زرگر

مرتب - مرزا خلیل احمد قمر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

کے خود بیان فرمودہ حالات زندگی

میری تاریخ پیدائش ۱۶- نومبر ۱۹۰۹ء ہے- حضرت (اماں جان) نے مجھے پالا ہے ان کے پاس میں رہتا تھا میں حضرت (اماں جان) کی تربیت میں رہا ہوں جنہوں نے میری پرورش اور تربیت کی-

(الفضل ۴- اکتوبر ۶۷ء' ۱۲- مئی ۷۱ء' ۲- مارچ ۶۷ء' ۱۱- دسمبر ۶۸ء)

جب میں نے ہوش سنبھالا یا شاید اس سے بھی پہلے (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کے ارشادات ہدایات اور نصائح اور تربیت کے جو طریق تھے ان سے دل نے یہ تاثر لیا تھا کہ یہی (جامعہ احمدیہ) وہ جگہ ہے جہاں علم کو حاصل کرنا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے علم حاصل کرنے کے بعد اس کے استعمال کا طریق سیکھنا ہے-

(الفضل ۲۴- نومبر ۱۹۶۵ء)

جب سے مجھے ہوش آئی ہے- ابھی میں سکول میں داخل نہیں ہوا تھا اور قرآن کریم حفظ کیا کرتا تھا- اس وقت بھی مجھے یاد ہے کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانان جلسہ کے لئے مکانوں کی تنگی ہو جایا کرتی تھی-

(الفضل ۸- مارچ ۱۹۷۹ء)

سیدنا حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) نے ہماری اس طرح تربیت کی ہے میں چھوٹا تھا اور اب اس عمر کو پہنچا ہوں ہم نے یہی محسوس کیا کہ (آپ) کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ میرے بچے دنیا کے لئے خیر کا منبع ہوں کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے اسی خواہش کا (آپ) نے اپنے ایک شعر میں یوں اظہار فرمایا ہے-

الٰہی خیر ہی دیکھیں نگاہیں

(الفضل ۱۷- نومبر ۱۹۶۵ء)

طالب علمی کے زمانہ میں پہلے میں نے قرآن کریم حفظ کیا پھر دینی اور عربی تعلیم حاصل کی اور پھر دنیوی تعلیم کے حاصل کرنے کی کوشش کی گورنمنٹ کالج میں پڑھا پھر انگلستان گیا اور آکسفورڈ میں پڑھا-

(الفضل ۱۵- دسمبر ۱۹۶۵ء)

ابتدائی تعلیم حفظ قرآن مجید کے بعد جامعہ احمدیہ میں آیا اس وقت یہ مدرسہ احمدیہ کہلاتا تھا میں چوتھی جماعت میں داخل ہوا تھا- کیونکہ قرآن کریم کے حفظ کی وجہ سے اپنی عمر کے چند سال میں پہلے ہی خرچ کر چکا تھا اور علاوہ حفظ قرآن کے کچھ اور بھی پڑھتا رہا تھا- لیکن چوتھی کلاس میں داخل ہو کر بھی مجھے یہ احساس تھا کہ میں اپنے ہم جولیوں سے پیچھے رہ گیا ہوں- یعنی عمر کے لحاظ سے جو میرے ساتھی بننے چاہئیں تھے وہ آگے ہیں اور میں پیچھے ہوں اس احساس کے نتیجہ میں میں نے اپنے دل میں اس بچپن کے زمانہ میں یہ فیصلہ کیا کہ میں اگلی جماعت کے لئے ایک سال کا انتظار نہیں کروں گا- بلکہ جہاں تک ہو سکا پوری محنت اور کوشش کر کے ایک ایک سال میں ایک سے زائد امتحان پاس کرنے کی کوشش کروں گا- اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس وقت کے اساتذہ میری تعلیم پر بڑی محنت سے توجہ دیتے رہے اور میں نے کافی حد تک اس کمی کو پورا کر لیا- اور دو دفعہ میں نے ایک کی بجائے دو سالوں کا امتحان دیا اور اس طرح دو سال جو میں پیچھے تھا اپنی عمر کے لحاظ سے اپنی جگہ پر پہنچ گیا اور زندگی کی بہترین اور معصوم گھڑیاں جو بچپن کی ہوتی ہیں میں نے اسی درس گاہ میں گزاریں-

(الفضل ۲۴- نومبر ۱۹۶۵ء)

ایک نہ بھلانے والا واقعہ میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے بعض واقعات ایسے گزر جاتے ہیں انسان کی زندگی میں جنہیں وہ عمر بھر بھلا نہیں سکتا- ابھی تک وہ واقعہ مجھے بہت پیارا لگتا ہے میں بہت چھوٹا تھا اس وقت اور مدرسہ احمدیہ میں نیا نیا داخل ہوا تھا حضرت اماں جان نے مجھے حکم دے رکھا تھا- کہ میں باقی نمازیں تو بیت مبارک میں پڑھوں لیکن چونکہ پڑھنا اور پھر سونا ہوتا تھا- اور بیت مبارک میں نماز دیر سے ہوتی تھی- اس لئے عشاء کی نماز کے لئے بیت اقصیٰ جایا کروں وہ بھی پاس ہی تھی- حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) چونکہ ہر وقت کام میں مشغول رہتے تھے- بعض دفعہ دیر سے نماز کے لئے تشریف لاتے تھے اب بعض دفعہ مجھے دس پندرہ منٹ کی بھی دیر ہو جائے تو نمازی گھبرا جاتے ہیں مگر ہم نے تو وہ نمازیں بھی پڑھیں ہیں جن میں (حضرت صاحب) دو دو گھنٹے کی دیر کے بعد (بیت الذکر) میں آئے ہیں آپ تو خدا کے گھر میں بیٹھے ہوتے ہیں اور جو خدا کے گھر میں بیٹھا ہوا ہے- اسے باہر جانے کی جلدی کیسے ہو سکتی ہے- اپنے گھر سے باہر نکلنے کی جلدی نہیں ہوتی- بہر حال میں عشاء کی نماز میں بیت اقصیٰ جایا کرتا تھا- ورلی سیڑھیاں ... یعنی بیت مبارک کی وہ سیڑھیاں جو اس دروازہ کے ساتھ ہیں جو دار (-) کے اندر جانے والا دروازہ ہے دار کے نیچے ایک گلی تھی..... وہ گلی چھتی ہوئی تھی اور وہاں اندھیرا ہوا کرتا تھا- اب تو شاید وہاں بجلی لگ گئی ہو گی اس زمانہ میں بجلی نہیں تھی- دار (-) کے اندر جانے والے دروازہ سے وہاں سے میں اترتا وہ گلی بڑی اندھیری تھی-

ایک روز جس وقت میں نیچے اترا تو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کی قطار (وہ قطار میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے) اس گلی میں سے گزر رہی تھی میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا لیکن چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اتفاقاً میرا پاؤں مجھ سے آگے چلنے والے لڑکے کے پاؤں پر پڑا اس نے سلیپر پہنے ہوئے تھے جب اس نے ایڑی اٹھائی تو اس کے سلیپر پر میرا پنجہ پڑ گیا- تو اسے جھٹکا لگا مگر اس نے درگزر سے کام لیا- لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ چار پانچ قدم کے بعد دوبارہ میرا پاؤں اس پر جا پڑا تو اسے یہ خیال گزرا کہ شاید کوئی شرارت کر رہا ہے چنانچہ اس نے پیچھے مڑ کر تاڑ سے میرے منہ پر چپیڑ لگا دی- خیر میں نے اس وقت دل میں سوچا کہ اس کو کچھ پتہ نہیں اس نے کیا کیا ہے- اور اس نے کسے چپیڑ لگائی ہے- مجھے خیال آیا کہ اگر میں اس کے سامنے ہو گیا تو اس کو بہر حال شرمندگی اٹھانی پڑے گی میں کیوں اسے شرمندگی کا دکھ دوں یہ سوچ کر میں وہاں سے ایک طرف پیچھے ہٹ گیا اور جب پندرہ بیس طالب علم گزر گئے تو پھر میں ان کے ساتھ ہو لیا تاکہ اس کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے نہ مجھے پتہ ہے کہ وہ کون سا شخص ہے اور نہ اسے (اگر وہ اب تک زندہ ہے) پتہ ہے کہ اس نے کس کو چپیڑ لگائی تھی پس مجھے یہ واقعہ بڑا پیارا لگتا ہے کیونکہ بچپن میں آدمی ویسے بھی بعض دفعہ تیزیاں دکھا جاتا ہے-

(الفضل ۸- جون ۱۹۶۸ء اور ۱۲ مئی ۱۹۷۱ء)

گورنمنٹ کالج لاہور ۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۴ء میں جن دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں پڑھا کرتا تھا ان دنوں کا مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے کالج میں چھٹی تھی میں قادیان جا رہا تھا- ایک تیز قسم کا مخالف بھی گاڑی کے اسی ڈبے میں بیٹھ گیا لاہور سے امرتسر تک وہ میرے ساتھ بڑی سخت بد زبانی کرتا رہا اور میں مسکرا کر اسے جواب دیتا رہا- جس وقت وہ امرتسر میں اترا تو اس مسکراہٹ اور خوش خلقی کا اس پر یہ اثر تھا کہ وہ مجھے کہنے لگا اگر آپ جیسے (داعی الی اللہ) آپ کو دو سو مل جائیں تو آپ ہم لوگوں کو جیت لیں گے- کیونکہ میں نے آپ کو غصہ دلانے کی پوری کوشش کی مگر آپ تھے کہ ہنستے چلتے جا رہے تھے-

(الفضل ۱۲- مئی ۱۹۹۱ء)

آکسفورڈ ۱۹۳۴ء تا ۱۹۳۸ء جب میں آکسفورڈ گیا تو مجھے یہ خیال تھا کہ کہیں کالج والے مجھے غلط قسم کے کھانے نہ دیں چنانچہ میں پہلے ہی دن باورچی خانہ میں گیا جو بہت بڑا تھا اور سب سے بڑے باورچی سے جا کر کہا ایک تو میں گوشت نہیں کھاؤں گا کیونکہ وہاں ذبیحہ نہیں ملتا- اور دوسرے تم جو مچھلی اور انڈا میرے لئے پکاؤ اس کو چربی میں نہ پکانا مکھن میں پکانا وہ باورچی مسکرایا اور کہنے لگا کہ غریب طالب علم یہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں وہ سؤر کی چربی کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے یعنی ان کی مالی حالت بھی ایسی نہیں ہوتی کہ ہم ان کے لئے سؤر کی چربی خرید کر کھانا پکائیں اور ان سے پیسے لیں-

(الفضل ۲۹- جولائی ۱۹۶۹ء)

ذہنی قوتوں کی کامل نشو و نما کے لئے یہ ضروری ہے کہ ذہنی آوارگی سے بچا جائے اور پڑھائی پر توجہ قائم رکھنے کی عادت ڈالی جائے اور مجاہدہ کے ذریعے بتدریج ذہنی ورزشیں کرا کے زیادہ بوجھ ڈالا جائے ذہن کے اوپر- عمر کے لحاظ سے بھی جوں جوں عمر بڑھتی جائے اور جسم کی طاقت بڑھتی جائے زیادہ گھنٹے پڑھنے والا ہو-

آکسفورڈ میں Balliol کالج کے طلباء جہاں میں پڑھتا تھا جو اچھے ذہین لڑکے محنت کرنے والے تھے وہ کلاسز کے علاوہ اتوار سمیت ہفتے کے سات دن بارہ تیرہ گھنٹے روزانہ پڑھا کرتے تھے-

(الفضل ۲۹- دسمبر ۱۹۸۱ء)

آکسفورڈ میں جو طالب علم کلاس کی پڑھائی کے علاوہ دس بارہ گھنٹے روزانہ پڑھتا تھا وہ پڑھائی میں بڑا اچھا طالب علم سمجھا جاتا تھا اور جو طالب علم روزانہ اوسطاً سات آٹھ گھنٹے پڑھتا تھا اس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ درمیانے درجے کا طالب علم ہے جبکہ چار پانچ گھنٹے روزانہ پڑھائی کی اوسط بنانے والے طالب علم کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ بڑا آوارہ ہے اس کو پڑھائی کی طرف توجہ نہیں لیکن ہمارے ملک میں روزانہ چار پانچ گھنٹے کی اوسط سے پڑھنے والا ٹاپ (TOP) سکالرز (Scholars) میں شمار ہوتا ہے -

(الفضل ۲۲- اکتوبر ۱۹۶۹ء)

انگریزوں نے ..... ایک لمبا عرصہ ہماری خدمت کی اور ہمارا سب کچھ لوٹ کر لے گئے... آکسفورڈ میں جب میں پڑھا کرتا تھا تو ایک دفعہ چند انگریز دوست کہنے لگے چلو سیر کو چلیں میں بھی ان کے ساتھ سیر کو چلا گیا ہم ایک باغ میں چلے گئے میرے ایک انگریز دوست کے پاس کیمرہ تھا میں نے کہا ایک پوز میں بناتا ہوں اس کی تصویر لینی ہے میں نے کہا کہ پوز یہ بنے گا کہ انگریز لڑکا میری پیٹھ پر سوار ہو جائے اور کچھ نوٹ میں اپنی جیب میں ایسی شکل میں

باقی صفحہ ۱۱ پر

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

روحانیت کا زینہ

حیوانیت ' انسانیت ' روحانیت کے الفاظ ہمارے روز مرہ کے استعمال میں آتے ہیں۔ حیوانیت کا لفظ ہم اس عمل پر بولتے ہیں جب انسان اشرف المخلوق کے درجہ سے گر جائے اس سے ایسی حرکات اور اعمال سرزد ہوں جو حیوانوں کا خاصہ ہیں جس میں دوسروں کے جذبات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا اس میں سارا عمل اپنے نفس کے گرد گھومتا ہے اور اس میں ظلم اور بربریت کو روا رکھنا معمول کا عمل ہوتا ہے کیونکہ حیوان اعلیٰ جذبات سے عاری ہوتے ہیں۔ انسانیت کا لفظ ان اخلاق پر بولا جاتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ممتاز کیا ہے اور یہ دراصل اللہ کی ہی صفات کے محدود شکل میں پرتو کا نام ہے۔ اس میں رحم ' عدل ' احسان دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنا۔ محبت ' شفقت ' ہمدردی وغیرہ شامل ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو اپنی شکل پر پیدا کیا ہے۔ اب آتا ہے روحانیت کا لفظ۔ سوال ہے کہ روحانیت ہے کیا۔ یہ کس کیفیت کا یا حالت کا نام ہے۔ اس کا انسانیت سے کیا تعلق ہے۔ اس کا مذہب سے کیا تعلق ہے۔ انسان کس طرح اس مقام کو حاصل کر سکتا ہے۔ کیا یہ صرف عبادات سے حاصل ہوتا ہے یعنی صرف حقوق اللہ کی ادائیگی اس کے لئے شرط ہے۔ کیا دوسرے مذاہب والے بھی یہ درجہ حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ جہاں تک انسانیت کا درجہ ہے اور اس میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کا سوال ہے اس پر صرف اہل ایمان کی ہی اجارہ داری نہیں ہے بلکہ دیگر مذاہب کے لوگوں نے بھی اس میں بہت بڑے بڑے مقام حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اور تمام انسان اس کی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر مضطر کی دعا کو سنتا ہے اور قبول بھی فرماتا ہے۔ یہ ہم کبھی دعویٰ نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ صرف اہل ایمان کی ہی دعاؤں کو سنتا ہے اور دوسروں کی نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ تو فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ ایک کنجنی کی دعا بھی قبول فرمالیتا ہے اور اسے بھی سچی خواب آجاتی ہے۔ مگر یہ وہی صورت ہے کہ ایک بادشاہ جس کا خزانہ ہیرے ' جواہرات اور اشرفیوں سے بھرا پڑا ہے اس کے مقابل ایک درہم رکھنے والا بھی دعویٰ کرے کہ وہ بھی مالدار ہے کیونکہ اس کے پاس بھی مال موجود ہے۔

جس طرح انسان جسمانی لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں حالانکہ اعضاء ہر ایک کے ایک جیسے ہی ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک دن کا بچہ بھی وہی اعضاء رکھتا ہے جو ایک پہلوان کے ہوتے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے جس طرح ایک بچہ اپنی حفاظت کے لئے دوسروں کا محتاج ہوتا ہے اسی طرح روحانی لحاظ سے انسان کا ایمان بالکل ایسی ہی حالت میں ہوتا ہے اور اس کے نفس نے اس پر قابو پایا ہوتا ہے۔ شیطان کا اس پر غلبہ ہوتا ہے وہ بار بار پھسلتا ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس کا میلان گناہ کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کی دلدل سے اس کا باہر نکلنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ نفس امارہ کی حالت ہے لیکن بار بار جو بھی چھوٹی موٹی نیکی اس سے صادر ہوتی ہے اس سے اس کا پاؤں پختہ زمین پر آجاتا ہے وہ پھر زور لگاتا ہے تو دوسرا پاؤں بھی دلدل سے نکل آتا ہے اس طرح وہ دلدل میں بالکل ہی دھنسنے سے بچ جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ بالکل ہی غافل ہو جائے تو پھر اسفل السافلین کی گہری غار میں اتر جاتا ہے اور حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے یہ بڑا ہی سخت مقام ہے۔ اعمال بجا لانا بھی انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجالائے انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور توفیق انسان کے شامل حال نہ ہو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا انسان اس دلدل سے نکلنے کے لئے دعاؤں کا ہی سہارا ڈھونڈے کہ اللہ تعالیٰ اسے قدرت عطا فرمائے کہ وہ اس قید سے رہائی پائے۔ اس سمِ قاتل کا علاج بھی اسی کے پاس ہے جس نے اسے پیدا کیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے ایمان کا خطرہ محسوس ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کی مجلس میں ہوتا ہوں اس وقت روحانیت جوش مارتی ہے اور مجھے اپنی بدیاں دھلتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں لیکن جوں ہی اس مجلس سے باہر جاتا ہوں وہ کیفیت باقی نہیں رہتی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ حالت ہی بتاتی ہے کہ تمہاری روح میں احساس کا جذبہ موجود ہے ابھی مردہ نہیں ہوا ایک دن یہ رنگ لے آئیگا۔ شیطان اور انسان کی یہ لڑائی جاری رہتی ہے۔ نفس امارہ انسان کا اندرونی دشمن ہے اور شیطان بیرونی۔ شیطان ہمیشہ ایمان پر نقب لگانے کے لئے اسی اندرونی دشمن سے ساز باز کر کے ہی چوری کرتا ہے۔

اس حالت پر جب انسان فتح پالیتا ہے تو پھر وہ اس حالت میں داخل ہو جاتا ہے جہاں پھر وہ زیادہ تر نیکیاں بجالاتا ہے گو انسان ہونے کے ناطے کبھی کبھی اس سے غلطیاں بھی سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ حقیقی صاحب ایمان وہی ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں التزام اور احتیاط سے بجالاتا ہے۔ ایسا شخص ہی پوری کتاب پر عمل کرتا ہے ورنہ پھر وہ نصف پر عمل کر رہا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور بندے کے حقوق دونوں اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیئے ہیں۔ اس درجہ پر انسان اپنی بدیوں اور بے اعتدالی پر اپنے تئیں ملامت کرتا ہے اور جب اس سے کوئی بدی ظہور میں آجاتی ہے تو پھر وہ جلدی سے متنبہ ہو جاتا ہے۔ وہ نیکیوں کے بجالانے پر پورے طور پر قادر نہیں ہوتا اور طبعی جذبات اس پر کبھی کبھی غالب آجاتے ہیں مگر وہ ہر دم اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ اس حالت سے نکل جائے اور اپنی کمزوری پر نادم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا ہر وقت طالب رہتا ہے۔ اصلاح نفس کے لئے نری تجویزوں اور تدبیروں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے صحبت صالحین بتائی ہے۔ صحبت کا بہت اثر ہوتا ہے۔ جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے وہ کتنا ہی پرہیز کرے بہت ممکن ہے کہ ایک دن آئے کہ وہ بھی پینا شروع کر دے۔ روایت آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ واپس آکر عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی جہاں تیرا ذکر ہو رہا تھا لیکن ایک شخص ویسے ہی راہ چلتے وہاں بیٹھ گیا وہ ان میں شامل نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے گناہ بھی معاف اور جنت لازم۔

اس سے آگے کا درجہ وہ ہے جسے ہم روحانیت کے صحیح مقام کے نام سے پکار سکتے ہیں یہاں پھر عمل کسی خوف اور طمع سے سرزد نہیں ہوتے بلکہ خالصتاً محبت اور عشق کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے میں پانی کا پیالہ لے کر بازار میں نکلیں کسی نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ اس آگ سے جنت کو راکھ کر دوں اور پانی سے جہنم کی آگ سرد کر دوں تاکہ لوگ محض خدا کی محبت کی خاطر اس کی عبادت کریں۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر تم سب سے اس واسطے افضل ہے کہ اس کی نمازوں کی کیفیت تم لوگوں سے مختلف ہے ورنہ نمازیں تو تم بھی پڑھتے ہو۔ آپ کا مقصود یہ تھا رسمی عبادات سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا۔ دنیا میں بھی دوستی کے لئے صرف الفاظ سے ہی کام نہیں بنتا یہاں بھی اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ درجہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب انسان مکمل ہو جاتا ہے اور اپنے وجود کو فنا فی اللہ کر دیتا ہے جب اس کا اول اور آخر مقصود صرف اللہ اور اس کی خوشنودی رہ جائے اور سچا رجوع بھی اسی وقت ہوتا ہے کہ انسانی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا سے مل جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماتا ہے اور اسے وہ نفس کی حالت عطاء ہوتی ہے جس کا نام مطمئنہ ہے۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:-

جیسے پانی اوپر سے گزرتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی محبت انسان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور وہ خدا کی ہی محبت سے جیتا ہے اور غیر اللہ کی محبت جو اس کے لئے جلانے اور جہنم پیدا کرنے والی ہوتی ہے جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ اس کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ کی رضا اس کا منشا ہو جاتا ہے۔ خدا کی محبت ایسی حالت میں اس کے لئے بطور جان ہو جاتی ہے۔ جس طرح زندگی کے لئے لوازم زندگی ضروری ہیں اس کی زندگی کے لئے خدا اور صرف خدا کی ہی ضرورت ہوتی ہے"۔

بعض حکماء نے روحانیت کو زندگی کی اعلیٰ ترین اقدار کا نام دیا ہے اور بعض اس کا اطلاق ان اشخاص پر کرتے ہیں جنہوں نے اپنی زندگی عین اس کے مطابق ایسی ڈھال لی ہو جسے اللہ تعالیٰ نے انسانی مقصد حیات قرار دیا ہے اور انہی اصولوں پر وہ کاربند ہوں۔ اور یہ صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب انسان وہ حقیقی انقلاب اپنی زندگی میں لائے۔ جہاں اس کا قبلہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی رضا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا ہی اس کا مقصد ہو جائے اور نیکیاں اس سے اس طرح سرزد ہوں جیسے یہی اس کی خصلت ہیں اور خدائی نور نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہو۔ اور اس کی رضا کے عطر کی خوشبو اس کے روئیں روئیں میں بس گئی ہو اور ارد گرد ماحول کو بھی معطر کر رہی ہو۔ تب اسے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے مطمئن نفس اپنے رب کی طرف چلا آ وہ تجھ سے راضی اور تو اس سے راضی۔ خدا کا آواز دینا ہی ہے کہ درمیانی حجاب اٹھ گیا اور بُعد نہیں رہا۔ یہی متقی کا انتہائی مقام ہے۔

یہاں ایک سوال اٹھتا ہے کہ کیا روحانیت کا مقام صرف اہل ایمان کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ برہمو بھی اللہ تعالیٰ کو مانتا ہے اور اپنے طریق پر اس کی عبادت بھی کرتا ہے۔ یہودی بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ یہ لوگ صدقہ خیرات بھی دیتے ہیں۔ نیکیاں بھی بجالاتے ہیں۔ خدا کو اپنے طور پر یاد کرتے ہیں اور عین ممکن ہے کہ ان میں سے بہت سے ایسے ہوں جو بڑی عقیدت اور اخلاص سے اعمال بجالاتے ہوں۔ پھر ان میں اور اہل

باقی صفحہ ۷ پر

عبدالباسط شاہد

کہتی ہے خلق خدا

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر حضرت مولانا نورالدین جماعت کی قیادت وامامت کی مسند پر فائز ہوئے۔ آپ بے شمار خوبیوں اور صفات سے متصف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غیر معمولی وجاہت سے نوازا تھا۔ اپنے اور پرائے آپ کے معتقد ومداح تھے۔ ۱۹۱۴ء میں آپ کی وفات پر ملکی پریس نے آپ کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ چند اقتباس درج ذیل ہیں:-

اخبار "زمیندار" لاہور لکھتا ہے:-

......اگر مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نورالدین کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہئے کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے۔ الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے باکمال تھے۔ افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے۔ ہمیں اس حادثہ کے الم افزا میں اپنے احمدی دوستوں سے جن کے سروں پر غم والم کا پہاڑ ٹوٹ گرا ہے دلی ہمدردی ہے ہماری دعا ہے کہ ارحم الراحمین مولوی حکیم نورالدین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے عقید تمندوں اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے"۔

(زمیندار ۱۶۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

"کشمیری میگزین" اپنی اشاعت ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء میں رقمطراز ہے:-

نہایت رنج اور افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ حکیم حافظ مولوی نورالدین صاحب جو بلحاظ عقائد جماعت احمدیہ کے (امام جماعت) بلحاظ علم و فضل (-----) مایہ ناز اور بلحاظ ہمدردی عوام انسانیت کے لئے مایہ افتخار تھے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد دوپہر دو بجے قادیان میں انتقال فرما گئے ہیں...... حقیقت یہ ہے کہ مولوی نورالدین جیسا قابل فرزند ہندوستان...... میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا"

اخبار "مسافر آگرہ" نے اس افسوناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:-

"گو اصولاً ہمارے اور ان کے خیالات میں اتنا ہی فرق تھا جتنا کہ قطب جنوبی اور قطب شمالی کے درمیان ہے لیکن پھر بھی یہ نہ کہنا دیانت کا خون کرنا ہو گا کہ وہ راسخ الاعتقاد ایماندار نیک آدمی تھے۔ علاوہ ازیں ہم جانتے ہیں کہ ان کے دل میں اشاعت (دین حق) کا بڑا درد اور قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سے خاص محبت تھی اور مرنے سے چند یوم پہلے تک برابر دونوں کام سرانجام دیتے رہے"

(مسافر آگرہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

اخبار مشرق نے اپنے تعزیتی نوٹ میں لکھا:-

احمدی سلسلہ میں (امام جماعت) اپنے تبحر علمی اور زہد واتقا کی خوبیوں سے نہایت محترم اور (دین حق) کے محاسن اور ان کی اشاعت میں کوشاں تھے۔ ان کی زندگی میں ہزارہا ایسے موقعے آئے کہ ان کی آزمائش ہوئی اور انہوں نے صداقت کو کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا اللہ تعالیٰ نے جو فضل و کرم اور ثمرہ اعتماد و صبر انہیں بخشا تھا...... اس سے دل پر نقش ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے خدا پرست اور پکے موحد تھے اور ان کی زندگی (دین حق) کے پاک نمونہ پر بسر ہوئی۔ وہ صرف پیشوا نہیں تھے بلکہ اعلیٰ درجہ کے طبیب بھی تھے اور اعلیٰ درجہ کی کتابوں کے فراہم کرنے اور خلق اللہ کو فائدہ پہنچانے کا خاص ذوق تھا"

(اخبار مشرق ۱۷۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

اس زمانہ کے مشہور اخبار وکیل نے حضرت مولانا کی وفات پر لکھا:-

"فرقہ احمدیہ کے ممتاز ترین رکن اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جانشین تھے۔ آپ کے علم و فضل کا ہر شخص معترف تھا اور ان کے حلم و بردباری کا عام شہرہ تھا۔ ان کی روحانی عظمت و تقدس کے خود مرزا صاحب بھی قائل تھے"۔

"کرزن گزٹ" کے مدیر صاحب نے حضرت مولانا سے ریاست جموں و کشمیر میں زمانہ قیام سے ذاتی واقفیت کا ذکر کرنے کے بعد انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا:-

"آپ کو چھ سو سے سات سو تک اخیر دم تک تنخواہ ملتی رہی۔ آپ تعجب سے سنیں گے کہ اس تنخواہ کا بڑا نہایت سیر چشمی اور فیاضی سے طلبا پر آپ خرچ کر دیا کرتے تھے...... آپ نے اپنی عمر میں صدہا بے خانماں اور غریب طلبا کو پرورش بھی کیا اور پڑھا بھی دیا۔ شیخ صاحب...... پلیڈر علی گڑھ۔ اور ایڈیٹر رسالہ خاتون آپ ہی کے پروردہ (------) ہیں۔ شیخ صاحب پہلے کشمیری پنڈت تھے۔ حکیم صاحب نے انہیں (موحد) بھی کیا اور پڑھایا لکھایا بھی یہاں تک کہ علی گڑھ کی تعلیم کا خرچ بھی برابر اٹھاتے رہے۔ غرض یہ ہے کہ طبیعت میں ایثار کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ کی زندگی کے دو ہی بڑے بڑے مذاق تھے۔ ایک طلبا کی پرورش و تعلیم دوسرے نادر الوجود کتابوں کا جمع کرنا...... آپ بہت ہی منکسر المزاج اور خلیق تھے۔ ساتھ ہی ہر ایک کام سچائی اور راستبازی سے کرتے تھے...... آپ کی دینی علوم کی مہارت اور عربی قابلیت مسلم تھی۔ آپ اپنے عہدہ کے فرائض کی ادائیگی کے بعد طلبا کو بخاری اور مسلم کا سبق بھی دیا کرتے تھے۔ آپ کی واقفیت مذہبی بہت بڑھی ہوئی تھی"

(کرزن گزٹ ۲۳۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

رسالہ البلاغ نے "الوداع اے نورالدین" کے عنوان سے ایک مبسوط مقالہ لکھا اس کی چند سطور درج ذیل ہیں:-

"......ایک ایسی شخصیت جو وسعت علمی کے ساتھ زہد و تورع کے علمی مظاہر کا گنجینہ تھی اب ہم میں نہیں ہے۔ معارف دینیہ اور حقائق طیبہ کے ساتھ ایک پر وسعت مطالعہ کے امتزاج نے جو صحف آسمانی سے لیکر عام افسانوں پر محیط تھا نورالدین کو ایک ایسی اوج نظر پر فائز کر دیا تھا جہاں نوع انسان کے جذبات کا طلسم سر آشکار ہو جاتا ہے۔ یہی باعث تھا کہ اس کے معانی پرور تکلم کا ایک ہلکا سا تموج کسی مخالف کی فسوں پرور بلند آبگینوں پر مہر سکوت بن جاتا تھا......"

(رسالہ البلاغ جولائی ۱۹۱۴ء)

اخبار "طبیب" دہلی آپ کے بعض نمایاں صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"افسوس کہ ہندوستان کے ایک مشہور و معروف طبیب مولوی (---) حکیم نورالدین صاحب جو علوم دینیہ کے بھی تبحر عالم باعمل تھے اور جماعت احمدیہ کے محترم پیشوا...... حکیم صاحب مغفور بلالحاظ احمدی وغیر احمدی یا مسلم و غیر مسلم سب کے ساتھ شفقت علیٰ خلق اللہ کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ آپ کے طریق علاج میں یہ چند باتیں خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

یار و اغیار۔ مومن و کافر سب کو ایک نظر سے دیکھنا۔ طب یونانی و ویدک کے علاوہ مناسب موقعہ پر ڈاکٹری مجربات سے بھی ابنائے ملک و ملت کو مستفید فرمانا۔ بعض خطرناک امراض کا علاج قرآن شریف سے استخراج کرنا۔ دوا کے ساتھ دعا بھی کرنا۔ علاج معالجہ کے معاملہ میں کسی کی دنیوی وجاہت سے مرعوب نہ ہونا۔ مریضوں سے مطلق طمع نہ رکھنا اور آپ کا اعلیٰ درجہ کا توکل و استغنا۔ نادار مستحق مریضوں کا نہ صرف علاج مفت کرنا بلکہ اپنی گرہ سے بھی ان کی دستگیری و پرورش کرنا خصوصاً طلبا قرآن و حدیث و طب کی۔ خدا تعالیٰ حکیم صاحب (------) کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماوے"۔

بقیہ صفحہ ۶

ایمان میں کیا فرق رہ جاتا ہے۔ ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کی دعا کو اللہ تعالیٰ قبول بھی فرمالیتا ہے۔ یہاں جو مابہ الامتیاز ہے وہ صرف یہی رہ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ثبوت امتیازی نشانوں سے دکھایا جائے۔ جب بھی وہ مقابل پر آئیں گے اللہ تعالیٰ ہمیشہ فتح دین حق کے ہی پیروکاروں کو دیگا جو زندہ مذہب کے ماننے والے ہیں اور زندہ کتاب پر ایمان لاتے ہیں باقی مذاہب کی نصرت سے اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ باقی اس کی رب العالمین کی صفت ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہیگی۔

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

بدہضمی، گیس، پیٹ درد
اور پیٹ کی روزمرہ کی تکالیف کیلئے بفضلہ تعالیٰ
بہت مفید ہومیوپیتھک دوا
ڈائی جیسٹین DIGESTINE
قیمت -/15 روپے
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر رلیہ ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771, 04524-211283
فیکس 04524-212299

نظر کی عینکیں دھوپ کے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔ دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو تو نظر کا معائنہ مفت کروائیں
سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس
بانو بازار سیالکوٹ
فون: 556707

ہمارے ہاں سے واش بیسن فلش پاٹ موٹر پمپ بارعایت خریدنے کیلئے تشریف لائیں
ملک اینڈ سنز سینٹری ویئر
پروپرائیٹر: ملک تنویر احمد، مین بازار وزیر آباد
فون دکان: 04837-196 رہائش: 04837-852

ہر قسم کی زنانہ مردانہ ورائٹی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شہزاد کلاتھ ہاؤس
فون: 54669 مین بازار شیخوپورہ
امتیاز احمد شیخ۔ طاہر محمود

ضروری اطلاع

بیماریوں کو چھپانا اور علاج سے غفلت کوئی اچھی بات نہیں۔ بیرون جات کے مریض اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔ ہماری دوائیں مؤثر اور قیمتیں مناسب، اپنا ایڈریس صاف لکھیں تو ہم دوائی وی پی پارسل کر دیں گے۔

مینجر **دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**
فون: 659

ہر قسم کی ڈیکوریشن ہنڈی کرافٹ دستیاب ہے

مشتاق کراکری سٹور

تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

غیر ملکی کرنسی کی تبدیلی و زیورات کا مرکز

بشیر ماڈرن جیولرز

مین بازار ڈسکہ فون: 2159

اکبر احمد سندھی بدوملہی والے **کریانہ مرچنٹ**

قلعہ کالروالا (سیالکوٹ) فون: 83

منیر کریانہ سٹور بدوملہی روڈ قلعہ کالروالا

پروپرائیٹر: ساجد مقصود (سیالکوٹ)

غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
خالص سونے اور چاندی کے زیورات کا مرکز

عابد جیولرز مین بازار ڈسکہ

فون: دکان 3871
رہائش 2571

پروپرائیٹر: انشاء اللہ خاں صراف

ڈیلر: سنگر سلائی مشین، سلیقہ سلائی مشین
ممتاز فین، نیشنل فین، الیکٹرک اینڈ گیس کی مصنوعات

محمد ابراہیم عابد اینڈ سنز مین بازار ڈسکہ

بانی: محمد ابراہیم عابد

ڈیلر: • ائیر کنڈیشنرز • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزر • ائیر کولر • کوکنگ رینج • الیکٹرک اینڈ گیس واٹر ہیٹر • روم ہیٹر • واشنگ مشین • سٹیبلائزر اینڈ ہوم اپلائنسز

خواجہ رشید سنز

ٹرنک بازار
سیالکوٹ

فون دکان: 0432-556576

LOVE FOR ALL ★ HATRED FOR NONE

شیخوپورہ میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

نیو فرحت علی جیولرز سول کوارٹرز روڈ شیخوپورہ

فون: دوکان 51245
PP 53539

پروپرائیٹر: چوہدری غلام سرور طاہر آف شیخوپورہ اینڈ سنز

MANUFATURERS AND EXPORTERS OF LEATHER GARMENTS, SPORTS GLOVES, SOCCER BALLS, SPORTS WEARS & BELTS

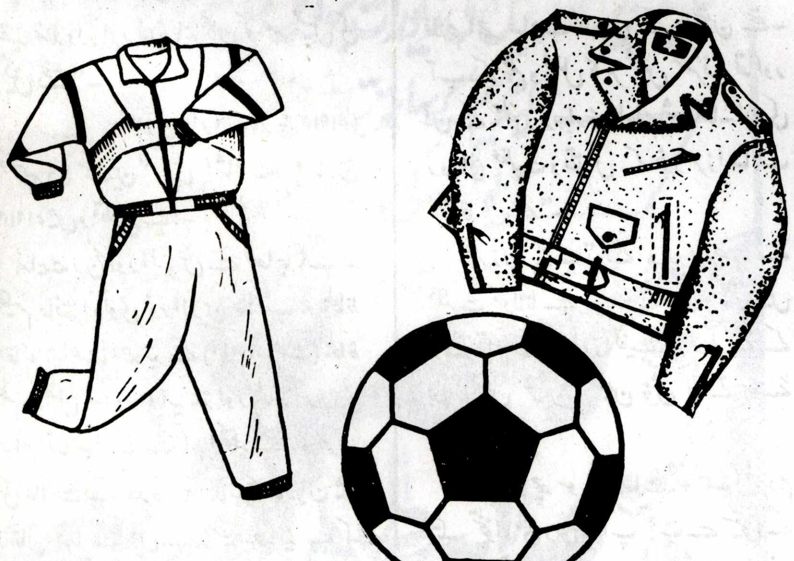

HEAD OFFICE

GAGA SPORTS
G.P.O. BOX. No. 136, Sialkot-51310, Pakistan.
Tel, Fax: 0092-432-557714.

GERMANY OFFICE

GAGA SPORTS GmbH
Karisbader Str.9, Stainfurth
6231 Bad Nauheim 4, Germany,
Tel: 06032 - 87423, Fax: 06032 - 87424.

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش

• اوورہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ • الیکٹرک ورکس
• الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے

---- رجوع فرمائیں ----

راولپنڈی میں واحد با اختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹوموبائل انجنیئرز

فون ۸۴۰۴۴۵

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

مرزا محمد اقبال

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کے زمانہ

طالب علمی کے حالات و واقعات

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب اپنے تعلیمی زمانہ کے متعلق خود تحریر فرماتے ہیں۔

"۱۲۵۸ھ یا ۱۸۴۱ء یا ۹۸ کے قریب میرا تولّد کا زمانہ ہے۔ ابتداء میں میں نے اپنی ماں کی گود میں قرآن کریم پڑھا ہے اور انہیں سے پنجابی زبان میں فقہ کی کتابیں پڑھیں اور سنیں۔ کچھ حصہ قرآن شریف کا والد صاحب سے بھی پڑھا مگر وہ عدیم الفرصت تھے ۱۸۷۰ھ کے قریب لاہور میں آنا پڑا۔ یہاں آکر مجھے خناق کا مرض ہوا۔ اور حکیم غلام دستگیر لاہوری ساکن سید مٹھہ میرا علاج کرتے تھے۔ اس وقت اگرچہ طبی تعلیم کی تحریک میرے دل میں پیدا ہوئی مگر میرے بھائی صاحب نے مجھے منشی محمد قاسم کشمیری کے پاس فارسی کی تکمیل کے لئے سپرد کیا۔ انہوں نے مجھ پر بہت محنت کی۔ بڑی مہربانی سے رزم اور بزم اور بہاریہ مضامین لکھ دیتے اور مجھ سے لکھواتے۔ مرزا امام ویردی کے سپرد اس لئے کیا کہ میں خوش خطی سیکھوں مگر مجھ کو فارسی زبان سے کوئی دلچسپی پیدا نہ ہوئی... ۱۸۷۲ء میں مجھ کو وطن (بھیرہ) آنا پڑا اور میاں حاجی شرف الدین فارسی کے استاد مقرر کئے گئے تھوڑے عرصہ کے بعد میرے بھائی سلطان احمد صاحب بھیرہ تشریف لائے اور انہوں نے باضابطہ عربی کی تعلیم دینی شروع کی۔ پھر جناب الٰہی کے انعامات میں سے یہ بات ہوئی کہ ایک شخص غدر میں کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپیہ لے جایا کرتے تھے ہمارے مکان میں اترے۔ انہوں نے ترجمہ قرآن کی طرف یا یہ کہنا چاہئے کہ اس گراں بہا جواہرات کی کان کی طرف مجھے متوجہ کیا... یہ تو کلکتہ کے تاجر سے فائدہ ہوا۔ پھر ایک بمبئی سے تاجر آیا جس نے تقویتہ الایمان اور مشارق الانوار کی سفارش کی کہ میں ان دونوں کتابوں کو پڑھوں۔ اردو زبان مجھے نہایت پسند تھی اور میری دل لگی کا موجب اس لئے میں نے ان دونوں کو خوب پڑھا اور تھوڑے دنوں کے بعد لاہور آگیا عربی تو پڑھتا ہی تھا۔ حکیم الہ دین صاحب لاہوری مقیم گمٹی بازار میرے استاد مقرر ہوئے اور وہ مجھے موجز پڑھاتے تھے۔ عربی عبارت نہایت صحیح پڑھانا اور تلفظ میں بڑی احتیاط کرنا یہ ان کو ہمیشہ مدنظر تھا۔ چند روز کے بعد مجھ کو بھیرہ آنا پڑا اور اس دلچسپ علم کے درس سے محروم ہوا۔ یہاں سے ایک خاص تقریب کے باعث مجھے راولپنڈی جانا پڑا اور نارمل سکول کی تعلیم میرے ذمہ لگائی گئی۔ غالباً یہ ۱۹۵۸ء کا ذکر ہے۔ میری عمر اس وقت ۱۸ برس کے قریب قریب ہو چکی تھی" (مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ ۵۵ تا ۵۷)

حضرت مولوی صاحب حصول علم کے سلسلہ میں پیش آمدہ مشکلات کا ذکر کچھ اس رنگ میں فرماتے ہیں۔

"عمدہ صحت کے بعد میں نے لکھنؤ کا قصد کیا۔ میرے مکرم دوست عبدالرحمان خاں مالک مطبع نظامی میرے بھائی کے دوست تھے ان کے پاس کانپور میں ٹھہرا۔ انہوں نے حکیم صاحب (حکیم علی صاحب لکھنوی) کی بہت تعریف کی اور دوسرے دن گاڑی میں سوار کرا کر لکھنؤ روانہ کیا۔ کچی سڑک اور گرمی کا موسم۔ گرد و غبار نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا کہ میں لکھنؤ پہنچا۔ جہاں وہ گاڑی ٹھہری۔ وہاں اترتے ہی میں نے حکیم صاحب کا پتہ پوچھا۔ خدائی عجائبات ہیں کہ جہاں گاڑی ٹھہری تھی اس کے سامنے ہی حکیم صاحب کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے "لل کرے اولیاں رب کرے سولیاں" میں اسی وحشیانہ حالت میں مکان میں جا گھسا۔ ایک بڑا ہال نظر آیا۔ ایک فرشتہ خصلت دلربا۔ حسین۔ سیفد ریش۔ نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چار زانو بیٹھا ہوا۔ پیچھے اس کے ایک نہایت نفیس تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکئے سامنے پاندان اگالدان۔ خاص دان۔ قلم دوات۔ کاغذ دھرے ہوئے۔ ہال کے کنارے کنارے جیسے کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے۔ بڑے خوشنما قرینے سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ نہایت براق چاندنی کا فرش ہال میں تھا۔ وہ قہقہہ دیوار دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہرحال اس کے مشرقی دروازہ سے (اپنا بستہ اس دروازہ میں ہی رکھ کر) حضرت حکیم صاحب کی طرف جانے کا قصد کیا۔ گرد آلود پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اس نقش و نگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ حکیم صاحب تک بے تکلف جا پہنچا۔ اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے "سلام" کیا جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی۔ یہ تو میں کہہ نہیں سکتا کہ حکیم صاحب نے وعلیکم السلام زور سے یا دبی آواز سے کہا ہو۔ مگر میرے ہاتھ بڑھانے سے انہوں نے ضرور ہی ہاتھ بڑھایا اور خاکسار کے خاک آلودہ ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے اور میں دو زانو بیٹھ گیا۔ یہ میرا دو زانو بیٹھنا ہی اس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ سے تھا اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا مگر خدا اشرے برانگیزد کہ خیر مادر آں باشد۔ میں نے نیم نگاہی کے ساتھ اپنی جوانی کی ترنگ میں اس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور "سلام" کی بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے امی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (...) اس میرے کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اس امیر کو کہا کہ آپ تو بادشاہ کی مجلس میں رہے ہیں کبھی ایسی زک آپ نے اٹھائی ہے اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھ سے کہا کہ آپ کا کیا کام ہے میں نے عرض کیا کہ میں پڑھنے کے لئے آیا ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور پڑھانے سے مجھے ایک انقباض ہے۔ میں خود تو پڑھا نہیں سکتا۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ اب نہیں پڑھاؤں گا۔ میری طبیعت ان دنوں بہت جوشیلی تھی اور سحر کا بقیہ بھی ہو اور حق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کے کام ہوتے ہیں۔ منشی محمد قاسم کی فارسی تعلیم نے یہ تحریک کی کہ میں نے جوش بھری اور دردمندانہ آواز سے کہا کہ شیرازی حکیم نے بہت ہی غلط کہا۔ رنجانیدن دل جہل است و کفارہ یمین سہل۔ اس پر دوبارہ ان کو وجد ہوا اور چشم پر آب ہو گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا۔ مولوی نور کریم حکیم ہیں اور بہت لائق۔ میں آپ کو ان کے سپرد کر دوں گا۔ اور وہ آپ کو اچھی طرح پڑھائیں گے۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ ملک خدا تنگ نیست و پائے مرداں لنگ نیست۔ تب آپ پر تیسری دفعہ وجد کی حالت طاری ہوئی اور فرمایا میں نے قسم توڑ دی۔ اس کے بعد حکیم صاحب تو گھر کو تشریف لے گئے اور وہ لوگ جو مختلف اغراض اور بیماروں کے لئے آئے تھے اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ میں نے بھی تنہائی کو غنیمت سمجھ کر اپنا بوریا بندھنا سنبھالا اور اس مکان سے باہر نکلا میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خاں مرحوم مطبع علوی کے مالک تھے میں ان کے مکان پر پہنچا۔ (مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین صفحہ ۶۷ تا ۶۹)

حضرت مولوی صاحب کو اپنے زمانہ طالب علمی کے دوران ایک مرتبہ کھانے کا انتظام خود کرنا پڑا۔ چونکہ روٹی پکانے کا تجربہ نہیں تھا لہٰذا اس مرحلہ سے گزرے جانے کا دلچسپ واقعہ وہ خود بیان فرماتے ہیں۔ لکھتے ہیں۔

"علی بخش خاں نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانے کا انتظام مجھے خود کرنا پڑا جیسے میں کہہ چکا ہوں حرفہ کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں اپنی روٹی پکانے کے لئے ایک منطق سے کام لینے لگا۔ چولہے میں آگ جلائی توا رکھا اور روٹی گول بنانے کی یہ سوجھی کہ آٹے کو بہت پتلا گھول دیا اور ایک برتن کے ذریعہ اس گرم توے پر بلا گھی اور خشکی کے خوبصورت دائرہ کی طرح ڈال دیا۔ جب اس کا نصف حصہ پک گیا تو پلٹنے کے لئے روٹی کو الٹانے کی فضول کوششیں کیں۔ ان کوششوں میں روٹی اوپر تک پک چکی تھی۔ خیالی فلسفہ نے توے کو اتار کر آگ کے سامنے رکھوایا۔ جب عمدہ طور پر اوپر کا حصہ پختہ نظر آیا تو چاقو سے اتارنے کی ٹھہری مگر چاقو کے ذریعہ اترنے سے بھی اس نے انکار کیا اور مجھے دعا کی توفیق ملی۔ اس مکان سے باہر نکل کر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر یوں مانگنے لگا اے کریم مولا۔ ایک نادان کے کام سپرد کرنا اپنے بنائے ہوئے رزق کو ضائع کرنا ہے یہ کس لائق ہے جس کے سپرد روٹی پکانا کیا گیا۔

اس روٹی کے انتظام اور دعا کے بعد حکیم صاحب کے حضور پر تکلف لباس میں جا پہنچا جاتے ہی اپنی دعا کی قبولیت کا یہ اثر دیکھا کہ حکیم صاحب نے فرمایا۔ آپ اس وقت آئے اور بے اجازت چلے گئے یہ شاگردوں کا کام ہے؟ آئندہ روٹی ہمارے ساتھ کھایا کرو اور یہیں رہو یا جہاں ٹھہرے ہو وہاں رہو مگر روٹی جہاں کھایا کرو" (مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین ص ۶۹)

حضرت مولوی صاحب بھوپال میں قیام کے دوران اپنا ایک واقعہ یوں تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھ کو بہت وقتوں تک کھانے کا موقع نہ ملا۔ ایک دن میں نے دل میں یقین کیا کہ آج شاید شام تک نہ بچوں گا۔ اس باجی کی مسجد میں ایک چبوترہ تھا۔ عصر کے بعد میں ٹیک لگا کر اس چبوترہ پر بیٹھ گیا اور پھر لیٹ گیا میرے بدن سے پسینہ جاری تھا اور خیال تھا کہ شام تک شاید ہی زندہ رہوں۔ اسی وقت وہاں منشی جمال الدین مدار المہام نماز کے لئے آئے اور نماز پڑھ کر اپنے امام کو میرے پاس بھیجا۔ اس وقت تو میں جان سے بھی بیزار تھا لہٰذا امام صاحب نے جو کچھ مجھ سے کہا اس کا جواب میں نے بہت روکھا سوکھا دیا معلوم نہیں کہ امام صاحب نے کیا جا کر کہا ہوگا مگر ان کے پہنچتے ہی منشی صاحب مع اپنے ہمراہیوں کے خود میرے پاس چلے آئے۔ ضعف کے باعث میں اٹھ بھی نہیں سکتا تھا اور میری عادت بھی نہ تھی۔ امام صاحب نے ہی آگے بڑھ کر مجھ سے کہا کہ منشی صاحب آتے ہیں۔ میں نے کہا آنے دو۔ منشی صاحب آئے اور میں لیٹا ہی رہا۔ منشی صاحب نے کہا آپ پڑھے ہوئے ہیں میں نے کہا ہاں۔ پھر انہوں نے کہا آپ کیا کیا علوم جانتے ہیں میں نے کہا سبھی کچھ جانتا ہوں۔ تب انہوں نے اپنی نبض مجھ کو دکھائی۔ مجھے یہ تو یاد

ہر قسم کے نگینہ و موتی کا مرکز
امتیاز نگینہ ہاؤس
پھولاں والی گلی سیالکوٹ فون 85976 P.P

ماڈرن کلینیکل لیبارٹری
بالمقابل سول ہسپتال لاہور روڈ شیخوپورہ
فون: 53945

کریم میڈیکل ہال
ہومیو ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بار عایت
بہتر تشخیص ۔۔۔۔۔ مناسب علاج
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۴۴۱۳۴

امین کلینک
نزد گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2
محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ
فون: 54492

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ربوے روڈ ربوہ

ہر قسم کے پنکھے، موٹریں، استریاں، واشنگ مشین وغیرہ کی مرمت اینڈ لائٹ ہاؤس کا مرکز
مغل الیکٹرک سروس
قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)
پروپرائیٹر: شبیر احمد مغل فون: 93 P.P

بشارت کراکری سٹور
چوک تحصیل بازار سیالکوٹ

محمود اینڈ فوٹو سٹوڈیو
فوٹو سٹیٹ
بدو ملہی روڈ چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ) فون: 150

گلشن بیکرز رحمت بازار ربوہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن بیکری
الناصر مارکیٹ نزد ایوان محمود جنوبی گیٹ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

گلشن نشیر
سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
قینچی موڑ سرگودھا
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات
میٹھا پانی ۔ بجلی ۔ سیوریج ۔ سڑکیں ۔ سکول
احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت
علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن نشیر کالونی سرگودھا
721762
6464

حکیم میاں محمد الدین
مطب
سپیشلسٹ امراض بحرگان کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے زنانہ و مردانہ امراض کے خاص معالج ہیں میڈیکل پریکٹیشنر
صلاح الدین روڈ جہانگیر آباد شیخوپورہ
فون: 53193 گھر

واٹر سپلائی کیلئے فوری کنکشن اور فٹنگ کیلئے فوری رابطہ کریں۔ نیز ہمارے ہاں کچن سنک، واش بیسن، فلش پاٹ، پی وی سی پائپ، جی آئی پائپ سیمنٹ بجری، چپس رنگ بارعایت خرید فرمائیں۔
ڈیلر: دولابخش پمپ
ملک سینیٹری سٹور
مین بازار وزیر آباد
پروپرائیٹر: ملک عبدالعزیز اینڈ سنز
فون دوکان 0437-3107
رہائش 0437-3923

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کیڈیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
ہم واپسی پر کاٹ نہیں لیتے
میاں نسیم احمد طاہر اینڈ سنز گولڈ سمتھ
پروپرائیٹر: میاں نسیم احمد طاہر، میاں فرید یوسف
اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
فون: دوکان: ۸۳۷ گھر: ۲۱۲۱۷۵

جدید یونانی طریقہ علاج کا مرکز
ہر قسم کے پیچیدہ امراض کے علاج کے لئے تشریف لائیں
الیاس دواخانہ
مستورات کیلئے معائنہ کا معقول انتظام ہے نیز ہر قسم کی دیسی ادویات بھی دستیاب ہیں
حکیم الیاس احمد رجسٹرڈ طبی کونسل پاکستان۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

نہیں کہ میں نے نبض کس احتیاط سے دیکھی۔ اس روز ان کو بہت بد ہضمی ہو چکی تھی۔ میں نے نبض دیکھ کر کہا کہ بد ہضمی ہے۔ انہوں نے مجھ سے نسخہ طلب کیا۔ میں نے ان کو نسخہ لکھوا دیا جو بہت قیمتی تھا۔ انہوں نے کہا اگر فائدہ نہ کرے میں نے اس کا جواب نہایت سختی سے دیا۔ پھر انہوں نے کہا آپ علم مساحت جانتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں جانتا ہوں۔ سامنے تالاب تھا جو بہت بڑا تھا انہوں نے کہا کہ آپ بیٹھ کر اس تالاب کی مساحت کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں میں نے ایک قاعدہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تو ایک قلم کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ بس اس کے بعد ایک قاعدہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ تو ایک قلم کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ بس اس کے بعد وہ سب لوگ چلے گئے۔ راستہ سے انہوں نے کہلا کر بھجوایا کہ ہم آپ کی ضیافت کرتے ہیں۔ میں نہ اٹھ سکتا تھا نہ جا سکتا تھا میں نے کہا مجھ کو ضیافت کی کوئی ضرورت نہیں۔ تب انہوں نے کہلا کر بھجوایا کہ مسنون دعوت ہے۔ میں نے کہا مرتے تو ہیں آخر وقت سنت پر تو عمل ہو اور کہا بہت اچھا دعوت منظور ہے۔ غالباً دن ابھی بہت تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہا کہ کھانا تیار ہے چلو۔ میں نے اس سے کہا کہ میں چل نہیں سکتا۔ اس نیک انسان نے کہا آپ میری پیٹھ پر سوار ہو جائیں۔ چنانچہ میں اس کی پشت پر سوار ہو گیا اور وہ مجھ کو خوب احتیاط سے لے گیا وہاں کھانا دستر خوان پر چنا جا چکا تھا اس سپاہی نے لے جا کر مجھ کو منشی صاحب کے پاس ہی بٹھا دیا۔ میں نے اس وقت بہت غور کیا کہ کیا چیز ہے جو کھاؤں۔ پلاؤ کے ساتھ مجھ کو رغبت تھی۔ میں نے پلاؤ کی رکابی میں سے لقمہ اٹھایا۔ جب منہ کے قریب لے لیا تو ڈرا کہ ایسا نہ ہو گلے میں پھنس جائے اور جان نکل جائے اس واسطے پلاؤ کے لقمہ کو پھینک دیا پھر جو غور کیا تو ایک برتن میں مرغ کا شوربا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور ایک بہت چھوٹا سا گھونٹ بھرا تو میری آنکھوں میں روشنی سی آگئی پھر ایک اور گھونٹ بھرا اسی طرح آہستہ آہستہ میں نے اس کو پینا شروع کیا۔ منشی صاحب نے اپنے باورچی کو بلایا اور دریافت کیا اس پلاؤ میں کیا نقص ہے۔ اس نے کہا اس میں نقص تو کوئی نہیں ہاں اس کے مرغ میں کسی قدر داغ لگ گیا تھا۔ چونکہ یہ برتن بڑا ہے اور چاولوں کی زیادہ مقدار اس میں ہے۔ میں نے وہ داغ لگا ہوا گوشت نیچے دبا دیا ہے منشی صاحب نے اس میں سے ایک لقمہ اٹھا کر سونگھا مگر ان کو کچھ محسوس نہ ہوا۔ وہ یہ سمجھے کہ اس نے سونگھ کر اس نقص کو محسوس کیا اور لقمہ چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے باورچی سے کہا کہ ان تمام کھانوں میں سب سے عمدہ پکا ہوا کھانا کون سا ہے اس نے کہا۔ شوربا۔ جس کا پیالہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ خیر میں نے وہ شوربا تمام ہی پی لیا اور وہ اس وقت میرے لئے بہت ہی مفید ہوا۔ میرے ہوش و حواس اور قویٰ ٹھیک ہو گئے۔ جب کھانے سے سب فارغ ہو گئے تو اور لوگوں کو ہٹا دیا اور مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو۔ ان دنوں میرا لہجہ اردو کا لکھنوی طرز پر تھا میں نے کہا کہ میں ایک پنجابی آدمی ہوں اور یہاں پڑھنے کے لئے آیا ہوں۔ (مرقاۃ الیقین فی حیات نور الدین ص ۸۰ تا ۸۲)

زمانہ طالب علمی کے ان چند واقعات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مولوی صاحب نے تحصیل علم کے لئے بڑے لمبے سفر اختیار کئے اور اس راہ میں بے شمار تکالیف اٹھائیں جن کا صلہ خدا تعالیٰ نے ان کو احسن رنگ میں یہ دیا کہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کی توفیق ملی اور پھر ان کی وفات کے بعد آپ کو جماعت احمدیہ کے پہلے امام منتخب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے اعلیٰ مقام اور عالی مرتبت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

”حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور احادیث و تفسیر میں اعلیٰ کی معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں۔ ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر۔ و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت سی عمدہ کتب کے مولف ہیں۔ حال ہی میں کتاب تصدیق براہین احمدیہ بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے۔“

(فتح ...... ص ۶۰)

بقیہ صفحہ ۱۳

چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر(-) المال:۔ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب ناظر امور عامہ:۔ حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر (برادر مولانا محمد علی جوہر بانی تحریک خلافت) ناظر امور خارجہ:۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب ناظر ضیافت:۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ بیرونی ممبران:۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب

رفتہ رفتہ ان نظارتوں کے علاوہ حسب ضرورت صدر انجمن احمدیہ کے انتظام میں بعض دوسری نئی نظارتوں کا اضافہ اور شعبوں میں ردوبدل ہوتا رہا وہ تمام نظارتیں جو بعدہٗ مختلف سالوں میں قائم ہوئیں۔ حسب ذیل ہیں۔

نظارت تجارت و صنعت۔ نظارت تعلیم۔ نظارت تالیف و تصنیف۔ نظارت زراعت۔ نظارت خدمت درویشاں اور نظارت دیوان۔

علاوہ ازیں ان نظارتوں میں بعض اور تبدیلیاں بھی عمل میں لائی گئیں مثلاً نظارت دعوت...... کو ختم کر کے اس کی جگہ نظارت اصلاح و ارشاد کا قیام عمل میں لایا گیا اور نظارت تعلیم سے تربیت کا کام لیکر تربیت کا کام بھی نظارت اصلاح و ارشاد کے سپرد کر دیا گیا۔

اس وقت رائج الوقت نظام جماعت میں بعینہ یہی تنظیم مصروف کار ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ۵۲ سالہ دور امامت میں اس نظام کی نگرانی اور رہنمائی فرمائی۔ صدر انجمن احمدیہ کے فیصلوں پر آپ کے ارشادات علم و حکمت کا خزینہ ہیں جو ہمیشہ جماعت احمدیہ کے نظام کے لئے مشعل راہ ثابت ہوتے رہیں گے۔ بسا اوقات آپ مجلس مشاورت کے موقع پر یا بعض دیگر تقاریر و خطبات میں بھی جماعت کی عمومی تربیت کی خاطر انتظامی امور پر حالات کے مطابق روشنی ڈالتے رہے اور مختلف نظارتوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔

بقیہ صفحہ ۵

رکھتا ہوں کہ ان کا کچھ حصہ اندر ہو اور کچھ باہر ہو اور وہ ان کو نکال رہا ہو اس حالت میں تم یہ تصویر لے لو۔ اس تصویر کے نیچے ہم یہ لکھیں گے کہ سفید قوموں کا بوجھ یعنی ایک تو ہمارے کندھوں پر سوار بھی ہو اور ہمیں لوٹ بھی رہے ہو۔ اور ہم تمہارا بوجھ بھی بنے ہوئے ہیں۔ تو خدمت کا نام انہوں نے بہرحال قائم رکھا تھا لیکن اس کی روح کو کچل کر پرے پھینک دیا تھا“۔

(الفضل ۲۰۔ جنوری ۱۹۷۳ء)

معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
ماڈرن مارکیٹ تحصیل چوک ...
۴ بجے تا ۸ بجے شام

موبل آئیل، گریس، سی آئیل، گیئر آئیل
معیار اور مقدار کے ضامن بیڈ فورڈ
راکٹ۔ میسی۔ فیٹ۔ ٹریکٹر کے سپیئر پارٹس
بازار سے بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں
افضل آٹو موبائلز
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)
پروپرائیٹرز اقبال احمد، ریاض احمد، افتخار احمد

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس
زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے
قیمت /45 روپے
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی) گوجرانوالہ
فون: 04524-211283 - 04524-771
فیکس: 04524-212299

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت /10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175

دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو نظر کا معائنہ مفت کروائیں۔ نظر کی عینکیں دھوپ کیلئے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔
محمود آپٹیکل سنٹر بانو بازار سیالکوٹ
فون: دکان: 557598
رہائش 66207

یہاں پر خالص سونے چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
بٹ جیولرز
منڈی مریدکے (ضلع شیخوپورہ)
پروپرائیٹر: محمد رشید بٹ

زنانہ و مردانہ سلائی کے سپیشلسٹ
اکرام اینڈ سنز
محلہ کشمیری بیت الذکر جامع احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ
فون: 86717-0432

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

دوا مدیر بیرونی عا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۲۱۱۳۳۳
۲۱۲۳۳۳

رنگ گورا کیجئے
داغ - دھبے - کھجلی دور
کورس ۱۰۰٪ روپے بمعہ خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی 10/FS ملیر کراچی 37

ہر قسم کے فینسی خوبصورت زیورات کے بکس • چاندی کے کاسٹنگ سیٹ سچے موتی، ریئل موتی، ریئل نگینے اتیں ڈوریاں کڑے پازیب تمام زیورات سے متعلقہ سامان بازار سے بارعایت تھوک ریٹوں پر خرید فرمائیں۔
الشفیع جیولری بکس ہاؤس
پھولوں والی گلی سیالکوٹ
پروپرائیٹر: اشرف محمود

رحمان کون مہندی
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ۔ پاکستان
فون: 0432-89007

بفضلِ خدا تعالیٰ
GOOD NEWS
WE ARE NO.1
ہمارا معیار ہی ہماری مقبولیت کی ضمانت ہے
مناسب قیمت میں بہترین ڈش انٹینا
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
رہائش 212487
دکان 211274
بشارت احمد خان

مظفر خواجہ اینڈ برادرز
امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز
ریاض پلازہ پیرس روڈ سیالکوٹ

بہترین، خوش ذائقہ
بہترین کنفیکشنری بنانے والے اینڈ ڈرائی فروٹ سپلائرز
پاپولر سویٹس
مین بازار وزیرآباد
پروپرائیٹر: گلزار احمد
فون: 2649

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
نیو راحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
اکبر بازار شیخوپورہ
پروپرائیٹر: چوہدری غلام احمد اینڈ سنز

ربوہ میں کامیاب ادارہ
اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک کسی بھی ایئرلائن میں سفر کیلئے نہایت ارزاں ٹکٹیں، سیٹ کنفرمیشن کی ضمانت کے ساتھ
• نیز فیصل آباد کراچی کیلئے ایروایشیا کی روزانہ سروس
دفتر اوقات: صبح ۹ تا ۶ بجے شام
احمد ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
فون: 211550

WAHHAB IMPEX
P.O.BOX. 2313
SIALKOT - PAKISTAN.

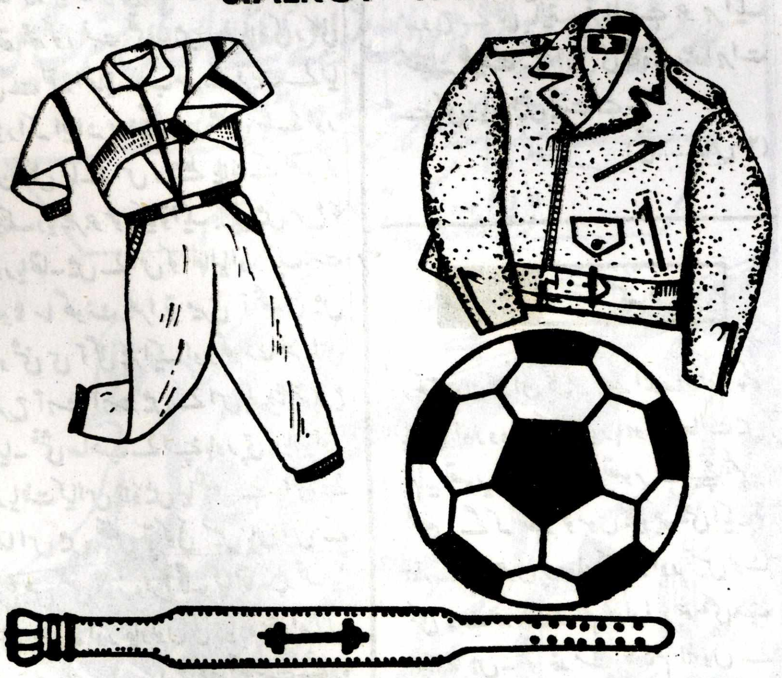

MANUFACTURERS AND EXPORTERS OF LEATHER GARMENTS, LEATHER SPORTS GLOVES, FOOTBALLS. WEIGHTLIFTING AND PANT BELTS.

PHONE OFF: 0092-432-65257
0092-432-66781
FAX: 0092-432-553473
TELEX: 46413 UBL S.I.E PK ATTN. "WAHHAB

۱۹۱۱ سے مصروف خدمت
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان اعوان

خداوندِ کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ عرصے سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کرکے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے

خواتین کے لیے انتظام ہے

اولاد سے محرومی ○ اولادِ نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

برانچیں
محمود آباد 3 کراچی 44 نزد پوسٹ آفس PP. 548179
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان PP. 510664
نارووال مریکے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ
نزد لاری اڈہ اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ
کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد
جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد جی ٹی روڈ ملتان

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ
سٹی آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون 218534-219065

عبدالستار خان مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نظارتوں کا قیام

اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال کے بعد جماعت احمدیہ کو نظام "امامت" کی نعمت سے نوازا۔ اور یہی "امامت احمدیہ" ہے جو نظام جماعت احمدیہ کا مرکزی نقطہ ہے جو ایک دل کی طرح جماعت احمدیہ کے سینہ میں دھڑک رہا ہے۔ تمام افراد جماعت کے لئے امام جماعت احمدیہ مطاع اور پیشوا ہوتا ہے۔ ایک پہلو سے امام جماعت احمدیہ کو جماعت احمدیہ میں وہی حیثیت حاصل ہے جو انسانی جسم میں دل کو ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے پہلو سے اس کی مثال دماغ کی سی ہے۔ باقی نظام سلسلہ انہی دو مرکزی قوتوں سے متحرک رہتا ہے۔ او وہ اپنی طبعی تشکیل کے مقاصد سرانجام دیتا ہے اور انہی کی رہنمائی میں مختلف روحانی اغراض کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اسی رہنما اصول کی روشنی میں تمام نظام جماعت کی تشکیل فرمائی۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ آپ کی رہنمائی میں ارتقائی منازل طے کرتا رہا ہے۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ جب بھی ذہن میں کوئی انتظامی تدبیر آتی تو اس کے مماثل پر نظر دوڑاتے اور دنیا میں رائج ایسے نظاموں کا بھی مطالعہ فرماتے جو کسی نہ کسی پہلو سے آپ کی زیر نظر تجویز پر روشنی ڈال سکتے ہوں۔ آپ کی تقاریر و خطبات میں بکثرت ایسے حوالے ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے نظام سلسلہ کی تشکیل کے وقت نہ صرف تاریخ عالم کا گہرا مطالعہ فرمایا بلکہ دنیا میں رائج الوقت سیاسی نظاموں پر بھی نظر ڈالی لیکن اہم جماعتی امور میں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے آپ محض علمی تحقیق پر انحصار نہ فرماتے بلکہ ہمیشہ آخری فیصلہ کرنے سے قبل صائب الرائے احباب جماعت سے مشورہ حاصل کیا کرتے۔ اس کے بعد دعاؤں اور استخاروں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کرتے اور جس امر پر اللہ تعالیٰ آپ کو شرح صدر عطا فرما دیتا اسے اختیار کر لیتے۔ جماعت احمدیہ کا مرکزی انتظامی ادارہ صدر انجمن احمدیہ جو مختلف نظارتوں پر مشتمل ہے ابتداء میں اس کی یہ صورت نہ تھی بلکہ مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانے میں اس نے رفتہ رفتہ موجود شکل اختیار کی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جس انجمن کی تشکیل فرمائی تھی اس کا نام آپ نے "مجلس کارپردازان مصالح قبرستان" رکھا تھا۔ جس کا اصل کام نظام وصیت کو رائج کرنا تھا۔ بعض احباب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مشورہ دیا کہ جماعت کے تمام اموال کو اس انجمن کی نگرانی میں دے دیا جائے جس کی صورت یہ ہو کہ ایک نئی انجمن بنام "صدر انجمن احمدیہ" قائم کی جائے جو دنیا کے تمام احمدیوں پر مشتمل ہو یعنی بحیثیت احمدی ہر شخص اس کا رکن متصور ہو۔ اس انجمن کی ایک مرکزی انتظامیہ قائم کی جائے جس کا نام مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ رکھا جائے اور یہ انجمن امام وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رہنمائی، نگرانی اور کامل اطاعت میں سلسلہ کے مختلف مالی اور تنظیمی امور چلانے کی ذمہ دار ہو۔ چنانچہ جب یہ تجویز حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے سامنے پیش کی گئی تو مختلف احباب سے مشورے کے بعد حضرت صاحب نے اس تجویز کو اس شکل میں منظور فرمایا کہ اس مجلس کے جملہ ممبران خود نامزد فرمائے اور اس مجلس کا صدر بھی خود ہی مقرر فرمایا۔ جو حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب تھے۔ ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ ان کی رائے چالیس آدمیوں کی رائے کے برابر شمار ہوگی۔ بہرحال اس مجلس کے قیام کے وقت جو سب سے اہم مرکزی قاعدہ ضبط تحریر میں لایا گیا وہ یہ تھا۔

"ہر ایک معاملہ میں مجلس معتمدین اور اس کی ماتحت مجلس یا مجالس اگر کوئی ہوں اور صدر انجمن احمدیہ اور اس کی کل شاخہائے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا۔"

مندرجہ بالا امور سے صاف ظاہر ہے کہ اس مجلس کی حیثیت امام وقت کے تابع ایک انتظامی ادارے سے بڑھ کر نہ تھی جس کی تشکیل اور جس کے اختیارات کلیتہً امام وقت کی مرضی کے تابع تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں اس کی بعینہٖ یہی شکل رہی اور آپ کے وصال کے بعد ساری جماعت بشمول مجلس معتمدین نے حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نیابت میں اپنا امام تسلیم کر لیا۔

امامت اولیٰ کے اولین سالوں میں یہ انجمن اسی طرح امام وقت کے ارشادات کے کلیتہً تابع رہ کر مفوضہ امور سرانجام دیتی رہی۔ جیسے پہلے پہل دیا کرتی تھی تاہم کچھ ایسی علامات بھی ظاہر ہونی شروع ہوئیں جن سے پتہ چلتا تھا کہ مجلس معتمدین کے بعض ممبران اپنی حیثیت سے بڑھ کر اختیارات حاصل کرنے کے متمنی ہیں اور امامت کی بجائے مجلس معتمدین کو ہی امامت کا مقام دینا چاہتے ہیں۔

بہرحال حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے بطور امام جماعت کے ذمہ داری سنبھالی تو ان تمام خرابیوں پر آپ کی نظر تھی علاوہ ازیں جماعت کے بڑھتے ہوئے کاموں کے پیش نظر بعض ایسی نئی انتظامی ضرورتیں بھی سامنے آ رہی تھی جن کو یہ انجمن پورا نہ کر سکتی تھی۔ عہد امامت اولیٰ تک یہ دستور تھا کہ ہر قسم کے انتظامی معاملات براہ راست مجلس معتمدین میں ہی پیش ہوتے تھے جب کہ صیغہ جات کے افسران جو انتظامی امور کو چلانے کے ذمہ دار تھے اس انجمن کے رکن نہیں تھے پس انتظامی مسائل کا عملی تجربہ رکھنے والے کارکنان الگ تھے اور انتظامی امور کا فیصلہ کرنے والی انجمن الگ۔ جسے براہ راست کوئی انتظامی تجربہ نہ تھا۔ یہ صورت حال فی ذاتہٖ جاری نہیں رہ سکتی تھی۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مختلف احباب سے مشورہ کے بعد جو پہلا اصلاحی قدم اٹھایا وہ یہ تھا کہ ایک الگ مجلس انتظامیہ قائم فرمائی جو صیغہ جات کے سربراہوں پر مشتمل تھی اور براہ راست امام جماعت کی راہنمائی میں کام کرتی تھی۔ انتظامی امور سے متعلق مشورے اس مجلس انتظامیہ میں پیش کئے جاتے اس مجلس کا نام مجلس نظارت رکھا گیا۔ لیکن اس مجلس کے قیام کے باوجود مجلس معتمدین اسی طرح قائم رہی۔ البتہ دونوں مجلسوں کے دائرہ عمل اور طریق کار کو علیحدہ علیحدہ کر دیا گیا۔ اس نئی انتظامیہ کا اعلان کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۱۹۱۹ء میں فرمایا:۔

"احباب جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ ضروریات سلسلہ کو پورا کرنے کے لئے قادیان اور بیرونی جماعت کے احباب سے مشورہ کرنے کے بعد میں نے یہ انتظام کیا ہے کہ سلسلہ کے مختلف کاموں کے سرانجام دینے کے لئے ایسے افسران مقرر کئے جائیں جن کا فرض ہو کہ وہ حسب موقع اپنے متعلقہ کاموں کو پورا کرتے رہیں اور جماعت کی تمام ضروریات کو پورا کرنے میں کوشاں رہیں۔ فی الحال میں نے اس غرض کے لئے ایک ناظر اعلیٰ اور ناظر تالیف و اشاعت ایک ناظر تعلیم و تربیت اور ایک ناظر امور عامہ ایک ناظر (-) المال مقرر کیا ہے۔ اور ان عہدوں پر سردست ان احباب کو مقرر کیا ہے۔ ناظر اعلیٰ مکرمی مولوی شیر علی صاحب' ناظر تالیف و اشاعت مکرمی مولوی شیر علی صاحب' ناظر تعلیم و تربیت مکرمی مولوی سید سرور شاہ صاحب' ناظر امور عامہ عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب' ناظر (-) المال مکرمی ماسٹر عبدالمغنی صاحب ان کے علاوہ جماعت کی ضروریات افتاء اور قضاء کو مد نظر رکھ کر افتاء کے لئے مکرم مولوی سید سرور شاہ صاحب۔ مکرمی مولوی محمد اسماعیل صاحب اور مکرم حافظ روشن علی صاحب اور قضاء کے لئے مکرمی قاضی امیر حسین صاحب' مکرمی مولوی فضل الدین صاحب اور مکرمی میر محمد اسحاق صاحب کو مقرر کیا ہے۔ آئندہ جو تغیرات ہونگے ان سے احباب کو اطلاع دی جاتی رہے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان لوگوں کے کام میں پوری اعانت کریں گے۔ اور سلسلہ کی کسی خدمت سے دریغ نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کے استحکام کے لئے مجھے یقین ہے کہ سب احباب اس تکلیف کو خوشی سے برداشت کریں گے۔ اور ہر طرح ان کارکنوں کا ہاتھ بٹا کر ثواب کے مستحق ہونگے۔ اور ان کی تحریرات کو میری تحریرات سمجھیں گے۔

خاکسار مرزا محمود احمد

(الفضل ۴ جنوری ۱۹۱۹ء)

کچھ عرصہ تک نئی قائم کردہ انتظامیہ (جو نظارت کہلاتی تھی) اور مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ پہلو بہ پہلو اپنے اپنے دائرہ عمل میں مختلف فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ لیکن ایک لمبے تجربہ کے بعد اس میں بعض قباحتیں محسوس ہوئیں۔ چنانچہ ۱۹۲۵ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ان دونوں تنظیموں کو ایک دوسرے میں مدغم کر دیا۔ اب جملہ نظارتوں کے ذمہ دار افسران جو ناظر کہلاتے تھے صدر انجمن احمدیہ کا وجود بن گئے اور انتظام کی نئی شکل یہ ظاہر ہوئی کہ امام وقت کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ بحیثیت مجلس عاملہ تمام اصولی فیصلوں کی ذمہ دار تھی اور تمام مسائل پر غور و فکر کے بعد اپنی سفارشات آخری منظوری کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کرتی تھی۔ صدر انجمن احمدیہ کے ایسے ممبران جو مختلف انتظامی شعبوں کے سربراہ ہوتے تھے وہ ناظر کہلاتے۔ ناظر اصولی طور پر صدر انجمن احمدیہ کے ایسے فیصلوں کی روشنی میں کام کرتے تھے جن کو امام جماعت کی منظوری حاصل ہو۔ لیکن انتظامی امور میں وہ براہ راست حضرت امام جماعت احمدیہ کے ماتحت اور جواب دہ تھے۔ اور ان کا انتخاب بھی کلیتہً حضرت امام جماعت احمدیہ کے منشاء کے مطابق ہوتا تھا۔

صدر انجمن احمدیہ اور نظارتوں کے ادغام کے نتیجہ میں نئی انجمن کی صورت حسب ذیل تھی۔ اس میں مندرجہ ذیل چھ ناظر اور دو بیرونی ممبر مقرر ہوئے۔

ناظر اعلیٰ و بہشتی مقبرہ:۔ چوہدری نصراللہ خان صاحب (والد محترم حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب) ناظر دعوت:۔ حضرت

باقی صفحہ ۱۱ پر

1996 مئی 26

- فرج • فریزر
- کوکنگ رینج • گیزر
- واشنگ مشین
- ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: ۴۴۸۹۵۸
۸۴۱۰۴۵

ہر قسم کے موٹر سائیکل سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی کے سپیئر پارٹس اور ٹائر و ٹیوب کے اصل پرزہ جات تھوک و پرچون حاصل کرنے کیلئے رابطہ کریں۔

ایم کاشف آٹوز ایجنسیز

حسین آگاہی روڈ
بالمقابل علمدار حسین کالج
ملتان

فیکس: 92-061-520662 فون: 32971
73497

نئی سوزوکی سپیورائی 80 cc اور ننجا ماسٹر 100 cc خریدنے کیلئے تشریف لائیں

پٹرول بچائیے • احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت • سوزوکی چلائیے

SUZUKI

NINJA SR ننجا ایس آر

منظور شدہ ڈیلر: سوزوکی موٹر سائیکل

ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل اور جینئن سپیئر پارٹس اور تربیت یافتہ مکینک کا انتظام ہے۔

منیر آٹوز

بالمقابل علمدار حسین کالج
حسین آگاہی روڈ ملتان

فون: 72960
73497
32971

FAX: 92-061-520662 SALE SERVICE SPAIR PARTS

خدمت میں پیش پیش

ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس

جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ تک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔

میری لائبریری

ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی
فون: 564533

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

B. T. C

MANUFACTURERS:-

IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box: 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION

P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN

PHONE NO. ***OFF*** : 0092-432-562086

RES : 0092-432-67087-65197

CABLE : BILLOO SIALKOT

TELEX : 46434 BILLO PK

ڈش انٹینا

احباب جماعت کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء میڈیکو نے ایک ذیلی ادارہ الیکٹرانکس کا شروع کیا ہے جس میں سب سے پہلے ڈش اینٹنا کا مکمل سسٹم جو کہ مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔ تیار کیا ہے

۱۔ ڈش اینٹنا بمع سٹینڈ ۲۔ فیڈ ہارن ۳۔ ایل این بی ۴۔ پچ سسٹم ریسیور

ہمارے ڈش اینٹنا کی خوبی یہ ہے کہ اس میں تصویر نہایت اعلیٰ اور آواز بالکل صاف آتی ہے۔ چنانچہ معیار اور کوالٹی کے لحاظ سے اس وقت اس سے بہتر کوئی سسٹم اس قیمت پر نہیں مل سکتا۔ یہ امر بھی خصوصیت کا حامل ہے کہ خریدار کو ڈش اینٹنا کے خریدنے پر ہم پچ سسٹم مائیکرو ریسیور کی تین ماہ کی فری سروس گارنٹی۔ نیز بعد از فروخت سروس کی سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔

اوپر دیئے گئے اوصاف کو ثابت کرنے کیلئے اس ڈش اینٹنا کی نیچے درج شدہ پتہ پر صبح سے شام تک نمائش اور DISPLAY کا انتظام ہے احباب کسی بھی وقت ان خوبیوں سے بھرپور ڈش اینٹنا کی قابل رشک کارکردگی کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تفصیل قیمت

۱۔ پچ سسٹم مائیکرو سسٹم سیٹلائٹ ریسیور Rs 2500-00

۲۔ ڈش اینٹنا مکمل بمع پچ ریسیور سسٹم۔ فیڈ ہارن، ایل این بی

ڈش 6 فٹ کی ایلومینیم جالی کے ساتھ کل قیمت Rs 5700-00

ڈش 8 " " " " " 7000-00

ڈش 6 فٹ ایلومینیم شیٹ کے ساتھ کل قیمت Rs 6800-00

ڈش 8 " " " " " " 9000-00

یہ تعارفی قیمت عید الاضحیٰ کیلئے خصوصی طور پر کم کی گئی ہے۔

شفا میڈیکو الیکٹرانکس ڈویژن مائیکرو سنٹر

7۔ لنک میکلوڈ روڈ
پٹیالہ گراؤنڈ
لاہور

فون: 354259 فیکس: 7228596

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

5. 6. 7

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

پُر امید واحد علاجگاہ

ملتان میں
ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو

دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

ہوالشافی

دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان

اقصیٰ چوک
ربوہ
فون 212363

☎ 218527

پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں

12 تا 15

حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں۔

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ ـ پائیوریا ـ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا ـ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فن پیسٹ کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

پرانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون : ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

ڈو چیل مارکہ دھاگہ ۱۰۰٪ پولی ایسٹر
۱۰۰٪
POLYESTER JAPAN
ہول سیل پارٹیاں اعتماد کے ساتھ
رابطہ قائم کریں

ایم فیشان اینڈ کمپنی

سٹاپ شیرا کوٹ جی ٹی روڈ
وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ
پروپرائیٹر: منور احمد فون: 2217

یومِ قدرتِ ثانیہ کے مبارک موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد

الفضل جیولرز

صرافہ بازار
سیالکوٹ

فینسی زیورات کا مرکز

فون : دوکان 562316 گھر 67068
556297

پاک گولڈ سمتھ
متصل اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب فون: ۵۵۰۴

خواتین توجہ فرمائیں

سلائی ● کڑھائی ● چائنیز اور
کانٹیننٹل کھانے سیکھئے
دو چھٹی بروز اتوار سوموار
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی ۲/۱۱ دارالصدر جنوبی
ربوہ

اولاد کی نعمت

کورس ۱۰۰٪ بمعہ خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی
FS ۱۰/۱۱ ملیر کراچی 37

ہر قسم کے فرج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر،
واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے۔

برکت علی الیکٹرانکس

شہنانہ پلازا ـ چاندنی چوک
مری روڈ ـ راولپنڈی
فون : 420958

M.T.A
کی نشریات بالکل
صاف اور واضح دیکھنے
کیلئے ۸ مضبوط اور
معیاری
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

the most delicious
form of fresh fruits

The Largest Processors of Fruit Products in Pakistan.

SHEZAN INTERNATIONAL LIMITED
Lahore - Karachi

THE NAME IN THE GAME

Leabros

Spezialist Fur

ISMAIAL ABAD PAKKA GHARNA
SIALKOT-3
PAKISTAN

- FÜB balle
- Hand balle
- Sport-Handschühe
- Gewich thebergürtel
- Sports Wear
- Balle-Reparatvrwerkstatt
- Alle Artikel aüs eigener Herstellüng

Tech. know-how ünd
Qualitat entscheidet!

APPROVED BY

FIFA ©

Telle Phone No : 0092-432-550314
0092-432-550323
Fax No : 0092-432-552239

THE CHIAMPION OF EUROPE

Leabros

Sportartikel

SPOHR STR = 5
60318 FRANKFURT / M
GERMANY

TEL : 069-5972731
FAX : 069-591535

Leabros

Sportartikel

MARIA BIRNBANM STR = 15
80686 MUNCHEN - 21
GERMANY

TEL : 089 - 574394
FAX : 089 - 5706961

Leabros